تحریک مسجد شہید گنج کے گمنام مجاہد

غازی محمد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ



مؤلفہ

صوبیدار (ریٹائرڈ) جلال الدین ڈیروی

ناشر

مدرسہ تعلیم القرآن دربار غازی محمد اسحاق شہید

وحاجی محمد حسین دامت برکاتہم سلامت پورہ لاہور

تحریک مسجد شہید گنج کے گمنام مجاہد

غازی محمد اسحاق شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(برادر اکبر زینت القراء قاری غلام رسول)

تمغہ حسن کارکردگی حکومت پاکستان

مؤلف

صوبیدار (ریٹائرڈ) جلال الدین ڈیروی

با اہتمام

صاحبزادہ محمد مدثر رسول۔ ناظم دار القرآن لاہور

ناشر

مدرسہ تعلیم القرآن دربار غازی محمد اسحاق شہید

وحاجی محمد حسین رحمہم اللہ علیہ سلامت پورہ، لاہور

نام کتاب..................غازی محمد اسحاق شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مصنف......... صوبیدار (ریٹائرڈ) جلال الدین ڈیروی

اشاعت................. جون 2005ء بر موقع عرس مبارک غازی محمد

اسحاق شہید و حاجی محمد حسین رحمہم اللہ علیہ

صفحات.................. 80

تعداد........... 1100

ناشر مدرسہ تعلیم القرآن

غازی محمد اسحاق شہید و حاجی محمد حسین رحمہم اللہ علیہ

سلامت پورہ، لاہور۔

ملنے کے پتے

1۔ جامعہ تجوید القرآن نورانی جامع مسجد صدر بازار لاہور کینٹ۔

2۔ دار القرآن 7 سوک سنٹر نیو گارڈن ٹاؤن لاہور۔

3۔ مدرسہ تجوید القرآن G-6/1-3 461 میلوڈی اسلام آباد۔

4۔ کنز الایمان سوسائٹی دہلی روڈ صدر بازار لاہور کینٹ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

سُنی حضرات کا دعویٰ ہے کہ ان کے بزرگوں نے دوقومی نظریہ کے احیاء اور تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہم کنار کرانے کے سلسلہ میں قائدانہ کردار ادا کیا تھا، انہوں نے انگریزوں، ہندوؤں ،سکھوں اور ان کے ہمنوا قوم پرست مولویوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا، متحدہ ہندوستان کے طول و عرض میں ان گنت جلسے کر کے رائے عامہ کو ہموار کیا، ہر اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا جس سے اسلام اور اس کے پیروکاروں کو فائدہ پہنچ سکتا تھا، متعدد موقعوں پر اپنے خون کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی گریز نہیں کیا اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ مخالفین کے روّیہ کے برعکس [1]، ان محسنین قوم نے یہ سب کچھ بغیر کسی لالچ کے کیا، کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ کسی بھی سُنی بزرگ نے اپنی مخلصانہ جدوجہد کا معاوضہ طلب کیا ہو بلکہ تحریک پاکستان کے سرکردہ راہنما اس امر کا برملا اعتراف کرتے ہیں کہ ان قابل احترام عظیم شخصیات نے اپنی جیب سے رقم خرچ کر کے قومی وملی تحریکوں کو پروان چڑھانے میں قابلِ رشک کارنامے سرانجام دیئے۔

یہ دعویٰ تو صحیح ہے لیکن ایک طویل عرصہ گزر جانے کے بعد اسے ثابت کرنے کے لئے ثبوت کی ضرورت ہے، کیا ان محترم قائدین کی شاندار اور بے مثل خدمات سے نئی پود واقف ہے، کیا سکول، کالج اور یونیورسٹیوں کے طلباء کو ان خدمات کے متعلق بتایا جاتا ہے، کیا بازار میں اس موضوع پر وافر مقدار میں کتابیں دستیاب ہیں، کیا اس قسم کا لٹریچر ملک بھر کی لائبریریوں میں موجود ہے، کیا ان خدمات کو اجاگر کرنے کی اجتماعی طور پر کوئی سنجیدہ کوشش کی گئی ہے، ہماری معلومات کی حد تک ان سب سوالات کا ایک ہی جواب ہے کہ نہیں، بعض حضرات نے ذاتی کوششیں ضرور کی ہیں اور کچھ قیمتی کتب بھی شائع ہو چکی ہیں لیکن اسے محض آغاز ہی کہا جا سکتا ہے اور اگر مخالفین کے کام سے اس کا تقابل کیا جائے تو یہ کتابیں افسوس ناک حد تک کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔

اہل سنت و جماعت کے لئے یہ عبرت کا مقام ہے کہ مخالفین کے ریکارڈ میں سوائے ہندو پرستی اور انگریز پرستی کے کچھ بھی موجود نہیں تھا لیکن انہوں نے اہل سُنت کی سُستی اور غفلت سے فائدہ اٹھا کر مسلسل لکھا اور چھاپ کر ہر جگہ پہنچایا، مانا کہ انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا جو یقیناً مستحسن اقدام نہیں ہے، اسے خوف خدا سے بے نیازی کا فعل تو قرار دیا جاسکتا ہے جس کا فیصلہ بروز محشر ہوگا لیکن آج وہ اگلی صف میں کھڑے ہیں اور قلم کا کمال ہے کہ اگر آپ تحریک بالاکوٹ کا صحیح رُخ پیش کرنا چاہیں تو اکثر لوگ حیرت زدہ ہو جاتے ہیں اور انہیں سچ کہنے والے کی دماغی حالت پر شک ہونے لگتا ہے کیونکہ وہ نصابی اور دوسری کتابوں میں یہی پڑھتے چلے آرہے ہیں کہ اس تحریک کے رہنما مجاہد فی سبیل اللہ تھے، اسی طرح یہ لوگ اپنے اکابرین کو تحریک پاکستان کے ہیرو منوانے پر اصرار کر رہے ہیں۔

صبح کا بھولا ہوا شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے، آج بھی سنبھلنے کا وقت ہے، ہماری درمندانہ اپیل ہے کہ اپنی سیاسی تاریخ کو ضائع ہونے سے بچائیں، اپنے بزرگوں کے کارناموں کو قلمبند کریں اور مختلف تحریکوں میں جن لوگوں نے جو نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں، انہیں دیانت داری اور سچائی کے اصول کو پیش نظر رکھ کر جدید انداز میں مرتب کر کے منظرِ عام پر لائیں، اس عظیم اور ضروری کام کے لئے ملک بھر میں پھیلے ہوئے سُنی مصنفین کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے متعلقہ مواد فراہم کیا جائے، ان کے معاشی مسائل حل کیے جائیں اور صاحب ثروت لوگ دل کھول کر اس کارِ خیر میں حصہ لیں تا کہ سُنی قائدین کو تحریک پاکستان کے جانباز مجاہدوں کی فہرست میں ان کا جائز مقام مل سکے۔

آئندہ سطور میں ایک ایسے ہی مظلوم سُنی مجاہد کا اجمالی تعارف پیش کیا جارہا ہے جنہیں ماضی میں نظر انداز کیا گیا ہے، افسوس کہ ہم مواد کی کمی کی وجہ سے ممدوح کے شایانِ شان مقالہ پیش کرنے سے قاصر ہیں لیکن ہمیں قوی اُمید ہے کہ حضرت کے عقیدت مندان کے متعلق جو کچھ جانتے ہیں، وہ تحریری شکل میں کنزالایمان سوسائٹی صدر بازار لاہور کینٹ کی وساطت سے مہیا فرمائیں گے تا کہ دوسرا ایڈیشن اس سے بہتر انداز میں پیش کیا جاسکے۔

صوبیدار (ریٹائرڈ) جلال الدین

ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت غازی محمد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ

اہل سنت کی یہ امتیازی شان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ حضور ﷺ اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم سے بھی بے پناہ محبت کرتے ہیں اور اس منفرد خصوصیت کی بناپر وہ دینِ اسلام کے دشمنوں کی سازشوں کو بزور بازو ناکام بنادیتے ہیں یا پھر اپنی جانیں قربان کر کے سرخرو ہو جاتے ہیں، کہنے کی حد تک تو بعض مخالفینِ اہلسنت بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور بزرگانِ دین کی توہین کو موجب سوء خاتمہ اور کفر قرار دیتے ہیں، مثلاً علمائے دیوبند کہتے ہیں کہ:

- جو الفاظ یعنی جو لفظ میں حضور کی قصر شان کا وہم بھی پیدا ہو سکتا ہو موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں، اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے (مولوی حسین احمد دیوبندی)(2)
- اگر کوئی شانِ رسالت میں گستاخی کرے تو گستاخی کرنے والی زبان نہیں رہنی چاہیے یا سننے والے کان نہیں رہنے چاہئیں۔ (مولوی سید عطاء اللہ شاہ بخاری)(3)
- شیخ کے ساتھ سوء اعتقاد رکھ کر یا اس کو مکدر کر کے کوئی دنیا میں چین کی زندگی حاصل نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ محققین کا ارشاد ہے کہ بزرگوں کے ساتھ سوء ظن احیانا نعوذ باللہ سوء خاتمہ کا بھی موجب ہو جاتا ہے۔ (مولوی اشرف علی تھانوی)(4)
- اولیاء اللہ کی مخالفت اور دشمنی سوء خاتمہ کا باعث بنتی ہے، جو شخص اولیاء اللہ کا گستاخ اور بے ادب ہو، وہ دولتِ ایمان اور نورِ ایمان سے محروم ہو کر مرتا ہے۔ (مولوی اللہ یار خان)(5)
- اس قدر ایمان افروز اور باطل سوز بیانات کے باوجود تاریخ کے صفحات میں ایسا کوئی واقعہ محفوظ نہیں کہ اس قبیل کے لوگوں نے کسی گستاخ اور دشمنِ اسلام کو کیفر کردار تک پہنچایا ہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حضرات بعض ایسی عبارتوں کو مشرف بہ اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو صریحاً اسلامی احکامات کے خلاف ہیں، ان کا مطالعہ کرنے سے مترشح ہوتا ہے کہ لکھنے والے حضور سرور کائنات ﷺ اور اولیاء کرام کی بے ادبی کرنے کے مرتکب ہوئے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درج بالا بیانات کی محض اس لئے تشہیر کی جارہی ہے تاکہ متنازعہ عبارات سے لوگوں کی توجہ ہٹائی جائے۔

اس کے بالکل برعکس سُنی حضرات تضاد کا شکار نہیں ہیں، ان کا موقف بالکل واضح اور دو ٹوک ہے، وہ حضور اکرم ﷺ اور بزرگانِ دین سے والہانہ الفت و محبت رکھنے کو جزو ایمان سمجھتے ہیں، ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جہاں دیگر مذہب کے بزرگوں کی بے ادبی کرنے سے گریز کرنا لازمی ہے وہاں بانیءِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور اللہ کے نیک بندوں کا ادب و احترام کرنا بھی ضروری ہے، اس سے دنیا بھر کا کوئی فرد بھی مستثنیٰ نہیں اور اگر کوئی شخص گستاخی کا مرتکب ہو جائے تو اسے زندہ رہنے کا حق حاصل نہیں، انگریزوں کے دور حکومت میں چند بد بخت افراد نے حضور انور ﷺ کی شان میں گستاخی اور شعائرِ اسلام کی توہین کر کے اہل سُنت کو آزمائش سے دو چار کر دیا لیکن الحمدللہ وہ ہر امتحان میں کامیاب رہے اور سُنی مجاہدین نے انہیں جہنم پہنچا کر دم لیا۔[6]

❁ حضرت غازی محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بھی اسی خوش قسمت گروہ سے تھا جنہوں نے ایک گستاخ کو واصل جہنم کر کے شہادت کا بلند رتبہ پایا۔

حضرت غازی محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم الحاج محمد حسین نور اللہ مرقدہ نے ایک دینی گھرانے میں آنکھ کھولی، وہ بچپن ہی سے ایسے خوش قسمت لوگوں کی محفلوں میں شریک رہتے جو اللہ تعالیٰ، اس کے محبوب اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور اللہ کے نیک بندوں سے دلی لگاؤ اور محبت رکھتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان میں یہ صفات بدرجہ اتم موجود تھیں، انہیں اسلامی علوم پر عبور حاصل تھا، وہ دراصل ایک راسخ العقیدہ مسلمان اور علمائے حق کے قافلہ کے ایک ممتاز فرد تھے، بالفاظ دیگر اُنہیں اُن مسلمانوں کی فہرست میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا، جنہیں موجودہ دور میں اسلام کے دشمن بنیاد پرست (Fundamentalist) کہتے ہیں۔[7]

❁ حاجی صاحب ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، کوئی جاگیردار یا وڈیرے نہیں تھے، دولت کی ریل پیل نہیں تھی، اس کے باوجود وہ مسلمانوں میں بے حد مقبول اور ہر دلعزیز تھے کیونکہ وہ مشکل وقت میں اپنے مسلمان بھائیوں کی ہر ممکن مدد کرنے پر کمر بستہ رہتے تھے، ان کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتے تھے، بعض نام نہاد مذہبی راہنمائی کے مدعی حضرات کی طرح اپنے معتقدین سے رقم نہیں بٹورتے تھے۔

تحریک پاکستان ہو یا مسجد شہید گنج کے ساتھ ساتھ تحریک ختم نبوت ہر اسلامی تحریک میں اسلام کی سربلندی اور محبت رسول ﷺ کے لئے دل و جان مع بھائیوں بیٹوں کے شریک ہوتے

اور صف اول میں ہوتے۔

خودداری کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے ذاتی فائدہ حاصل کرنے کے لئے کبھی کسی دولت مند اور بااثر شخص کا دروازہ نہیں کھٹکھٹایا، اس قبیل کے کسی شخص کی خوشامد و چاپلوسی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ جو رزق حلال عطا فرماتا، اُس میں سے خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے، ان کی دوستی اور دشمنی صرف اللہ تعالیٰ جلالہ، اور رسول اکرم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہوتی تھی، وہ بلاشبہ ایک ایسے مومن تھے، جسے دیکھ کر خدا یاد آجاتا ہے۔

باہر سے کوئی مہمان آجاتا تو اُسے خوش آمدید کہتے، نہایت شفقت اور خندہ پیشانی سے پیش آتے، خیریت پوچھتے، نام اور جائے سکونت دریافت فرماتے، اس کے لئے خورد ونوش کا بندو بست کرتے اور اگر اسے کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو اسے حل کرنے کی بھرپور کوشش کرتے، اسی طرح علماء کرام کی بڑی قدر کرتے تھے، باہر سے آنے والے سُنی علماء کو متعارف کروانے کا خصوصی اہتمام کرتے، ادب واحترام کرتے ان کے اعزاز میں دعوتیں دیتے اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کرتے تاکہ لوگوں کے دلوں میں علمِ دین کا احترام قائم رہے۔

مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے، حاجی صاحب خدا کے گھر کی خدمت کرنے میں منہمک رہتے، آج کل بعض علماء کرام اذان دینے کی ذمہ داری اپنے شاگردوں کو سونپ دیتے ہیں لیکن حاجی صاحب اس مقدس کام کو خود کرتے تھے، پانچ وقت اذان دے کر لوگوں کو نماز کی ادائیگی کے لئے بلانے میں انہیں ایک خاص قسم کا سرور حاصل ہوتا تھا، مسجد کی صفائی اور اس کے لئے سامان خریدنا ان کی ذمہ داری تھی، مسجد کی تزئین وآرائش میں بھی غیر معمولی دلچسپی لیتے تھے۔

حاجی صاحب کے عزیز اقارب کا بیان ہے کہ وہ روزانہ صبح سویرے اٹھتے تھے بلکہ پچھلی رات کا اکثر حصہ یادِ خدا میں بسر ہوتا تھا، نماز تہجد باقاعدگی سے ادا فرماتے تھے، ورد ووظائف کے علاوہ بکثرت نوافل پڑھتے اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگتے تھے۔ ہر ماہ آپ گیارہویں شریف کی ذکر وفکر کی محفل کا مسجد میں پابندی سے اہتمام کرتے اور گھر میں علیحدہ محفل کرتے کوئی ان کے محلے میں فوت ہوجاتا تو اس کے لئے سوا لاکھ مرتبہ کلمہ شریف پڑھنے کا از خود اہتمام کرتے تمام نمازیوں کو ساتھ لیکر کھجوروں کی گٹھلیوں پر کلمہ شریف پڑھتے۔ سحری افطاری پر انتہائی پابندی سے روزہ داروں کی خدمت کرتے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ حاجی صاحب فقراء اور بزرگانِ دین کا ابتدا ہی سے بے حد ادب واحترام کرتے تھے، اس لئے ان کی خدمت اور زیارت میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیتے تھے، جب بھی کوئی بزرگ تشریف لاتا تو آپ استقبال کے لئے سب سے آگے کھڑے ہوتے، زیادہ تر میزبانی کا شرف آپ کو ہی حاصل ہوتا، حسبِ توفیق خدمت کرتے، دورہ کے اختتام تک ساتھ رہتے اور فیوض وبرکات سے نوازے جاتے۔ اس کے علاوہ انہیں یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ انہوں نے برصغیر پاک وہند، افغانستان، ایران، عراق، شام، اردن اور سعودی عرب میں انبیاء کرام، صحابہ اور اولیاء کی درگاہوں پر حاضری دی اور روحانی فیض حاصل کیا۔

حاجی صاحب کی خوش قسمتی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب انہوں نے مرشد کی تلاش شروع کی تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ، نے اپنے حبیب پاک حضور انور ﷺ کے صدقے انہیں سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم راہنما حضرت خواجہ محمد قاسم المعروف باباجی موہڑوی رحمتہ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہونے کا موقع عطا فرمایا۔[8]

❁ آپ نے خواجہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی، مرشد کامل نے ایک ہی نگاہ میں مرید صادق کے دل کی دنیا کو بدل ڈالا، آپ اپنے پیرومرشد کے فیوض وبرکات سے مستفید ہوتے رہے، ان کی نگاہ کیمیا اثر اور توجہ سے منزل حقیقت کے راہ ورسم سے آگاہ ہوئے، بالآخر حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا اور مخلوقِ خدا کی راہنمائی اور پیشوائی کرنے کی ہدایت فرمائی۔ انہی دنوں حاجی صاحب جو ایک قافلے کی شکل میں موہڑہ شریف حاضر ہوا کرتے تھے اپنے آٹھ، نو سالہ بیٹے غلام رسول کو بھی اپنے ساتھ موہڑہ شریف حضرت بابا محمد قاسم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے لے گئے۔ اس وقت دنیا میں چند نفوس ہوں گے۔ جنہوں نے باباجی کی زیارت کی ہو ان میں اس وقت کے قاری غلام رسول صاحب بھی ہیں۔

خلافت حاصل کرنے کے بعد حاجی صاحب کی زندگی میں مزید نکھار پیدا ہوگیا، وہ سلف صالحین کی پاکیزہ سیرت کا جامع نمونہ بن کر سامنے آئے، آپ نے اپنے پیرومرشد کی توقعات پر پورا اترنے کی حتی المقدور کوشش کی اور پہلے سے زیادہ جوش وجذبے کے ساتھ دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہوگئے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان گنت گم کردہ راہ کو جادہ حق پر چلایا، کئی جرائم پیشہ لوگ تائب ہو کر قرآن وسنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوگئے، آپ نے

زندگی کی آخری سانس تک یہ جدوجہد جاری رکھی اور سرخرو ہو کر خالق حقیقی سے جا ملے۔

حاجی صاحب کے عزیز و اقارب خاص کر زینت القراء حضرت قاری غلام رسول صاحب مدظلہ العالی ان کی جلائی ہوئی شمع کو روشن رکھے ہوئے ہیں اور وہ قرآن و سنت کی تعلیمات کو پھیلانے میں شب و روز مصروف ہیں۔

حضرت الحاج محمد حسین نور اللہ مرقدہ اس لحاظ سے خوش قسمت تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک شہید کا باپ ہونے کا شرف عطا فرمایا، ان کی دو بیٹیاں اور چھ بیٹے تھے جن میں سے حضرت غازی محمد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ سب سے بڑے تھے، ان کی ولادت باسعادت ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۳ء لاہور کی نواحی بستی سلامت پورہ میں ہوئی۔

غازی صاحب مرحوم پانچ سال کے ہوئے تو دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے لئے انہیں پرائمری سکول سلامت پورہ میں داخل کرایا گیا، پانچویں جماعت پاس کرنے کے بعد مڈل سکول فتح گڑھ لاہور میں داخلہ لیا، ۱۹۲۶ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا، اس کے بعد وہ مزید تعلیم حاصل نہ کر سکے، اس لیئے والد محترم نے انہیں کاروبار پر لگا دیا اور شادی بھی کرا دی۔

اُس دور میں چند گمراہ فرقے نشو و نما پا رہے تھے، ان کے علاوہ عیسائی پادری بھی مسلمانوں کو دولتِ ایمان سے محروم کرنے کی مذموم سرگرمیوں میں مصروف تھے، ان تمام عناصر کو انگریزوں اور ہندوؤں کی حمایت حاصل تھی، اس قبیل کے بدقسمت لوگ بوڑھے لوگوں کو "ناقابل اصلاح" سمجھتے تھے، اس لئے وہ نوجوانوں کو ورغلا کر اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے چونکہ غازی محمد اسحاق شہید سے مستقبل قریب میں ایک اہم کام لینا تھا، اس لئے ان گمراہ لوگوں کے چنگل میں پھنسنے سے بچا لیا۔

حضرت غازی موصوف رحمتہ اللہ علیہ منفی سوچ رکھنے والے گستاخ افراد سے دور رہتے، ان سے کسی قسم کا تعلق قائم رکھنے سے احتراز فرماتے اور اپنے زیر اثر لوگوں کو بھی اسی جیسے طرزِ عمل اختیار کرنے کی تلقین کرتے، وہ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کے مسلک کے پُرجوش حامی تھے، ہندو مسلم اتحاد کے سخت مخالف اور دو قومی نظریہ کے مبلغ تھے، وہ سب غیر مسلموں اور ان کے حامیوں سے میل جول رکھنے اور انہیں اپنا ہم راز بنانے کو جائز نہیں سمجھتے تھے، یہی وجہ ہے کہ اس خاندان کے سب افراد اور عقیدت مند ابتدا ہی سے مسلم لیگ کے حامی تھے اور انہوں نے تحریک

پاکستان میں بھرپور حصہ لیا، سچی بات یہی ہے کہ ان اور ان جیسے دیگر مسلمانوں کی بے پناہ قربانیوں کی بدولت پاکستان وجود میں آیا لیکن افسوس کہ ان مجاہدین کی بے نظیر خدمات سے اکثر لوگ ناواقف ہیں اور ایسے لوگوں کو تحریک پاکستان کے ہیرو کے طور پر متعارف کرایا جارہا ہے جو انگریزوں، ہندوؤں اور سکھوں کے زرخرید ایجنٹ تھے۔

کاروباری مصروفیات سے فارغ ہونے کے بعد حضرت غازی محمد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ صدقے یارسول اللہ ﷺ کہنے والوں کی صحبت میں رہ کر اپنی روحانی قوت میں اضافہ کرتے رہتے، اس کے علاوہ مسجد کی خدمت میں مشغول رہتے، وقت پر اذان دیتے، صفیں درست کرتے وضو کے لئے پانی کا بندوبست کرتے اور نماز باجماعت ادا کرتے وقت پہلی صف میں کھڑے نظر آتے۔

ہر صحیح العقیدہ مسلمان کی طرح، حضرت غازی محمد اسحاق شہید رحمتہ اللہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے عشق رسول ﷺ کی دولت سے مالا مال فرمایا تھا، وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ادنیٰ گستاخی بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے، وہ بڑے ادب واحترام سے حضور اکرم ﷺ کی نعتیں سنتے، خود بھی نعتیں پڑھتے اور ایسی پاک محفلوں میں شرکت کرنے کو سعادت دارین سمجھتے۔ اس پر مستزاد یہ کہ آپ اپنے والد گرامی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے موہڑے شریف والوں کے خلیفہ پیر محمد بخش لکھن شریف مرید ہو گئے۔

ہر شخص کی کوئی نہ کوئی خواہش ہوتی ہے اور وہ اس کے لئے شب وروز تگ ودو کرتا رہتا ہے، حضرت غازی موصوف کی ایک نہیں، دو خواہشات تھیں، ایک یہ کہ وہ ناموسِ رسالت کا تحفظ کرتے ہوئے شہادت کا بلند درجہ حاصل کر لے، اس کی تکمیل کے لئے وہ اللہ تعالیٰ سے بکثرت دعائیں مانگتے تھے، اس میں شک نہیں کہ شہادت کی کئی قسمیں ہیں اور مسلمان کو جس قسم کی شہادت کی موت نصیب ہو جائے وہ ہمارے لئے قابلِ رشک ہوتا ہے لیکن جس شہادت کی آرزو حضرت غازی مرحوم کیا کرتے تھے وہ بلاشبہ شہادت کا اعلیٰ درجہ ہے۔

حضرت غازی مرحوم کی دوسری پاکیزہ خواہش یہ تھی کہ انہیں سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت نصیب ہو جائے، انہیں جب بھی اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے کی آمد کی خبر ملتی تو وہاں حاضر ہو کر ان سے دعا کراتے اور ایسے وظائف دریافت کرتے جن کی بدولت آنحضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ (9)

اس مقصد کے لئے اکثر وظائف میں مشغول رہتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ عشق رسول ﷺ کے بغیر دعوائے ایمان خام خیالی ہے۔

اہلسنت کی طرح، مخالفینِ اہل سنت بھی بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری دینے اور ان کے وسیلہ سے دعا مانگنے کو جائز قرار دیتے ہیں:

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء وصلحاء واولیاء شہداو صدیقین کا توسل جائز ہے، ان کی حیات میں ہو یا بعد وفات، بایں طور کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت بر آوری چاہتا ہوں یا اسی جیسے اور کلمات کہے۔ (اکابر علمائے دیوبند)[10]

طالب کو چاہئے کہ پہلے با وضو دوزانو بطور نماز بیٹھ کر اس طریقہ کے بزرگوں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ علیہم وغیرہ حضرات کے نام کی فاتحہ پڑھ کر بارگاہ خداوندی میں ان بزرگوں کے توسط اور وسیلہ سے التجا کرے۔ (مولوی شاہ اسماعیل دہلوی قائد اہلحدیث)[11]

مولوی اشرف علی تھانوی، مفتی محمود صاحب، مولوی احمد علی لاہوری اور جماعت اسلامی کے سابق امیر میاں طفیل محمد صاحب حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہوتے تھے۔[12]

یہ علیحدہ بات ہے کہ آج کل ان حضرات کے معتقدین اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے مزارات پر حاضری دینے سے ہچکچاتے بلکہ شرماتے ہیں، اس لئے ان کے وسیلہ سے دعا مانگنے کی ''زحمت'' سے بھی بچ جاتے ہیں۔

ہمارے ممدوح غازی محمد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ کا تعلق چونکہ اہلسنت سے تھا اور خوش قسمتی سے انہیں ایک سچے اور باعمل صوفی کا فرزند ہونے کا شرف حاصل تھا، اس لئے شروع ہی سے بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری دینا ان کا محبوب مشغلہ تھا، انہیں ان مقدس مقامات پر ایک عجیب قسم کا روحانی سکون ملتا تھا، وہ اس مبارک مقصد کے لئے رقم جمع کرتے تھے اور جب آنے جانے کے خرچ کا بندوبست ہو جاتا تو سفر پر روانہ ہو جاتے، جیسے کہ غازی صاحب کے والد صاحب کا طریقہ تھا۔ غازی صاحب کے چھوٹے بھائی قاری غلام رسول صاحب مدظلہ العالی کا

بیان ہے کہ ان کے والد گرامی برصغیر پاک و ہند کے بیشتر مقامات کے علاوہ افغانستان، ایران، عراق، اردن، شام و فلسطین اور حجاز بھی گئے اور انبیاء، صلحاء اور اولیاء کاملین کے مزارات کی زیارت کر کے فیوض برکات حاصل کیے۔

روحانی ترقی کے منازل طے کرنے کے لئے کسی کامل پیر طریقت سے بیعت ہونا لازمی ہے، اس سلسلہ میں حضرت غازی محمد اسحاق رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد محترم کے مشورہ سے حضرت باباجی محمد قاسم رحمتہ اللہ علیہ موہڑہ شریف کے ممتاز خلیفہ حضرت خواجہ محمد بخش (لکھن شریف، نزد جلو موڑ) کے ہاتھ پر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی، آپ اپنے پیر صاحب کا بیحد احترام اور ان کے ہر حکم کی تعمیل فرماتے تھے، پیر صاحب بھی اپنے مرید کے طرز عمل سے مطمئن تھے۔

ہمارے ممدوح حضرت غازی محمد اسحاق رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد محترم کے ہمراہ موہڑہ شریف حاضری دی، وہاں کے سجادہ نشین حضرت باباجی محمد قاسم رحمتہ اللہ علیہ ایک صاحب نظر اور پہنچے ہوئے بزرگ تھے، ہر آنے والے کو دیکھتے ہی پرکھ لیتے کہ وہ کس درجے اور کن صلاحیتوں کا مالک ہے، نیز اس کا انجام کیا ہوگا، مرحوم غازی صاحب پر نظر پڑتے ہی حضرت باباجی محمد قاسم رحمتہ اللہ علیہ نے ان کے والد صاحب علیہ الرحمتہ سے فرمایا، حاجی محمد حسین! تمہارا یہ بیٹا معمولی انسان نہیں، یہ جلد ہی کوئی ایسا کام انجام دے گا جو تمہارے لئے سرخروئی کا باعث بنے گا، پھر باباجی نے شفقت سے غازی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے سر پر ہاتھ پھیرا، غازی صاحب نے کہا، باباجی! میرے لئے شہادت کی دعا کریں، باباجی رحمتہ اللہ علیہ نے دعا کی، پھر اپنا خرقہ اور جھنڈا منگوایا اور دونوں چیزیں غازی محمد اسحاق رحمتہ اللہ علیہ کو عطا فرمائیں۔

لاہور میں سلسلہ چشتیہ کے ایک بزرگ حضرت شاہ کاکو رحمتہ اللہ علیہ رہا کرتے تھے، تذکرہ نگاروں نے ان بزرگ کے مزار کے علاوہ یہاں ایک مسجد کا ذکر بھی کیا ہے۔ (13)

❁ جبکہ محترم ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی نے وضاحت فرمائی ہے کہ:

"۱۹۳۵ء میں لاہور میں مسجد شہید گنج کا قصہ اپنے پورے عروج پر تھا، مسلمانوں کی اس قدیم مسجد پر سکھوں نے اپنے عہد حکومت میں قبضہ کر لیا تھا، اس مسجد کے صحن میں مسلمانوں کے کئی معروف اور برگزیدہ بزرگوں کے مزارات تھے جن میں حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے پڑپوتے حضرت شاہ کاکو چشتی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار اقدس بھی تھا، یہ مسجد بھی انہی نے بنوائی تھی،

یہیں ان کا قائم کردہ مدرسہ اور خانقاہ بھی تھی جہاں دُور دُور سے طالبانِ حق حاضر ہوتے تھے، اسی تاریخی مسجد کی بازیابی کے لئے مسلمانوں نے یہ تحریک شروع کی تھی، غازی محمد اسحاق رحمتہ اللہ علیہ بھی اس تحریک میں پورے جوش و جذبے کے ساتھ شریک ہوئے''(14)

مذکورہ مسجد کی بازیابی کے لئے مسلمانوں نے جو تحریک شروع کی تھی، وہ یقیناً جہاد تھی، جہاد کے متعلق قرآن وسُنت میں تفصیلی احکامات موجود ہیں، جن میں سے چند پیشِ خدمت ہیں:

قرآنی آیات

یقیناً اللہ نے خرید لی ہیں، ایمانداروں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس عوض میں کہ ان کے لئے جنت ہے، لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں، پس قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں، وعدہ کیا ہے اللہ نے اس پر پختہ وعدہ توراۃ اور انجیل اور قرآن (تینوں کتابوں) میں اور کون زیادہ پورا کرنے والا ہے۔ اپنے وعدہ کو اللہ تعالیٰ سے، (اے ایمان والو) پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو کیا ہے تم نے اللہ سے اور یہی تو سب سے بڑی فیروز مندی ہے۔(15)

جو شخص راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پالے یا غالب آجائے، یقیناً ہم اسے بہت بڑا ثواب عنایت فرمائیں گے۔(16)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔(17)

احادیث

جو شخص مرجائے اور اس نے نہ تو جہاد کیا ہو، نہ اپنے دل میں جہاد کی بات چیت کی ہو، وہ جاہلیت کی موت پر مرے گا۔(18)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔(19)

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص اپنی بہادری جتانے کے لئے لڑتا ہے،

ایک شخص ریا کاری اور دکھاوے کے طور پر لڑتا ہے تو فرمایئے کہ ان میں کون شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے؟ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا وہی ہے جو اس لئے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کی بات بلند ہو، اس کے دین کا بول بالا ہو۔[20]

- اللہ شہید کے قرض کے علاوہ تمام گناہ معاف کر دے گا۔[21]
- شہید قتل کے درد کو صرف اس قدر محسوس کرتا ہے جیسے تمہارے میں سے کوئی کانٹے کا درد محسوس کرتا ہے، اس کے لئے سات خصلتیں ہیں۔2۔ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے۔3۔ قبر کے عذاب سے نجات پاتا ہے۔4۔ قیامت کی بہت بڑی گھبراہٹ سے بچ جاتا ہے۔5۔ اس کے سر پر وقار کا یاقوتی تاج رکھا جاتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔6۔ اُس کی بہتر حوروں سے شادی کی جاتی ہے۔7۔ اُس کی شفاعت سے اُس کے ستر عزیز و اقارب بخشے جائیں گے۔[22]
- جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ کے مجاہدین کے لئے تیار کیا ہے، ہر دو درجوں میں اس قدر فاصلہ ہے، جتنا آسمان اور زمین میں۔[23]
- کوئی شخص جنت میں داخل ہونے کے بعد دنیا میں واپس جانے کو پسند نہیں کرے گا، اگرچہ اس کو تمام روئے زمین کی چیزیں مل جائیں، سوائے شہید کے کہ وہ اس بات کی آرزو کرے گا کہ وہ دنیا کی طرف بلایا جائے اور دس دفعہ اللہ پاک کی راہ میں قتل کیا جائے، اس لئے کہ وہ اپنی عزت اور تکریم دیکھے گا، ایک روایت میں ہے، اس لئے کہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھے گا۔[24]

قضیہ مسجد شہید گنج

جیسا کہ پہلے نقل کیا جا چکا ہے کہ حضرت غازی محمد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق اہلسنت و جماعت بریلوی حضرات سے تھا جبکہ ان کے مدمقابل علمائے دیو بند میدان میں موجود تھے، اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قضیہ مسجد شہید کے متعلق ان دونوں مسالک کے راہنماؤں کا نقطہ نظر پیش کیا جائے۔

اس دور میں علمائے دیو بند کی دو سیاسی جماعتیں ''جمعیت علمائے ہند'' اور ''مجلس احرار'' تھیں، پنجاب میں انگریز دشمنی اور تحفظ اسلام کی باتیں کر کے مجلس احرار کے راہنماؤں نے کافی مقبولیت حاصل کی تھی، اسی دوران انتخابات بھی ہونے والے تھے جن میں انہیں کامیابی حاصل

ہونے کی قوی اُمید تھی، مسجد شہید گنج کو بازیاب کرنے کی تحریک چلی تو مجلس احرار کے راہنما شش و پنج میں پڑ گئے کیونکہ بدقسمتی سے جمعیت علمائے ہند کی طرح وہ بھی کانگریس کے حامی تھے، اس لئے خالص مسلمانوں کے مفاد کی خاطر چلنے والی کسی بھی تحریک میں حصہ لینے سے کتراتے تھے کیونکہ ایسا کرنے سے مشرکینِ ہند کے ناراض ہونے کا خطرہ تھا، یہ صدمہ وہ کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے تھے کیونکہ اس طرح برادرانِ وطن انہیں ''فرقہ واریت'' میں ملوث ہونے کا طعنہ دے کر امداد بند کرنے کا خوفناک فیصلہ کر سکتے تھے، یہی وجہ ہے کہ انگریزوں اور ہندوؤں کی طرح، مجلس احرار نے بھی مسلمانوں کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا، اس سلسلہ میں چند معروف مخالفینِ اہلسنّت کے تاثرات نذر قارئین ہیں:

۞ یہ مسئلہ صرف باہمی مفاہمت سے طے ہو سکتا تھا لیکن سکھ مفاہمت کے لئے تیار نہیں تھے، ایک طرف احرار تھے جو سکھوں سے ساز باز کر رہے تھے اور ''سکھ احرار'' محاذ قائم کر کے پنجاب میں وزارت قائم کرنا چاہتے تھے، انہوں نے مسلمانوں کا ساتھ دینے کی بجائے سکھوں کی دلجوئی کی۔ احرار خاموش تھے، یونینسٹ مہر بہ لب تھے، خاکسار گوشہ نشین تھے۔ (رئیس احمد جعفری)[25]

۞ اس تحریک کا افسوس ناک پہلو اور بھی ہے کہ مسلمان رہنما بوکھلاہٹ میں کچھ ایسی باتیں بھی کہہ گئے جنہیں تعجب سے سنا گیا، مثلاً ایک محترم احراری دوست نے جلسہ عام میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

''مسلمانوں نے ہندوؤں کے ۵۰۰ مندر گرا کر مسجدیں تعمیر کر لی ہیں، انہیں شہید گنج کے مطالبے سے پہلے ان مندروں کو واپس کرنا چاہئیے'' (حکیم عبدالمجید عتیقی)[26]

۞ ۹ جولائی ۱۹۳۵ء کا دن شہید گنج کے پرستاروں کے لئے قیامت کا دن تھا، لاہور کے دلی دروازہ کے باہر محلہ داراشکوہ پر مسلمانوں کی یورش ہو رہی تھی، ناکہ خاردار تاروں سے بند تھا، کوتوالی کی برجیوں پر گورا فوج ہتھیار نصب کئے بیٹھی تھی، جوانانِ لاہور چھاتیاں کھولے موجوں کی صورت میں آگے بڑھتے جاتے اور جامِ شہادت نوش کرتے جاتے، یہ خبر مجھے احرار کے جلسہ میں ملی، چنانچہ دوپہر کے کھانے کے وقت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی خدمت میں حاضر ہوا، پسرور کی سرکلر روڈ پر کاشانہ میں ان کا قیام تھا، کھانے سے

فارغ ہوئے ہی تھے کہ میں نے سلام عرض کیا، آموں کی گٹھلیاں جس مقدار میں موجود تھیں، اس سے معلوم ہورہا تھا کہ کھانا بڑی رغبت سے تناول کیا گیا ہے، میں نے جاتے ہی پوچھا ''لاہور میں جو گولی چل رہی ہے، اس کی ذمہ داری کسی پر ہے؟'' سید صاحب کچھ نہیں کہہ پائے تھے کہ مولانا لدھیانوی نے گرج کر کہا'' جاؤ کرم آباد ظفر علی خان سے پوچھو'' (مولانا ظفر علی خان اس وقت اپنے آبائی گاؤں کرم آباد میں نظر بند تھے)۔

پیشتر اس کے کہ میں کچھ اور عرض کرنے کی جسارت کرتا، شاہ صاحب نے مجھے اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھالیا، بڑی شفقت سے خیر و عافیت پوچھی، میرے جذبے کو سراہا اور پھر کسی قدر جوش میں آکر پوچھا! ''اگر پنجاب میں خانہ جنگی چھڑ گئی تو تیار ہو؟'' پھر خود ہی کہنے لگے، آج ہی لاہور جا کے عورتوں کے برقعے اتروا سکتا ہوں لیکن اگر پنجاب میں خون کی ندیاں بہہ نکلیں تو کون ذمہ دار ہوگا؟'' اس گفتگو سے میں نے محسوس کیا کہ احرار اس دلدل میں پھنسنا نہیں چاہتے اور کشت و خون کا سارا الزام ظفر علی خان کے سر تھوپنا چاہتے ہیں (مولوی محمد سعید)(27)

❁ کل کی بات ہے، مسجد شہید گنج کے معاملہ میں جب مسلمانوں نے سکھوں سے مصالحت، رواداری اور امن کوشی کی اپیل کی تھی تو تمام ہندو اخباروں اور لیڈروں نے متفقہ طور پر مسلمانوں کو یہ سبق پڑھایا تھا کہ جب یہ عمارت سکھوں کی ملکیت ہے تو انہیں قانونی طور پر اس کو منہدم کردینے کا حق حاصل ہے اور جب انہوں نے اس مسجد کو دن دہاڑے شہید کردیا تو ان قوم پرستوں نے سکھوں کے اس فعل کو جائز اور مستحسن قرار دیا تھا اور ان کے اس فعل کی حمایت میں زمین آسمان ایک کردیا تھا اور جب مسلمانوں نے اس معاملہ میں ایجی ٹیشن شروع کی تو ہندوؤں نے یہ نکتہ ارشاد فرمایا تھا کہ مسلمان خواہ مخواہ چند اینٹوں کے لئے ملکی فضا کو مکدر کر رہے ہیں، یہ فعل سراپا مذموم ہے۔ الخ (ایڈیٹر ماہنامہ حقیقت اسلام لاہور)(28)

❁ میاں فیروز الدین احمد تحریک آزادی کے نڈر سپاہی اور قومی کارکن تھے۔ انہوں نے تحریک مسجد شہید گنج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور پنجاب کے گورنر ایمرسن کو اس کی سکھ نواز پالیسی کی بنا پر بھرے جلسے میں امر سنگھ کا لقب دیا۔ (مس تنویر انجم)(29)

سُنی علماء و مشائخ نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور فتویٰ دیا کہ اس میں حصہ لینے والے شہید ہیں، حضرت مولانا جلال الدین قادری رقمطراز ہیں:

"مجلس احرار اسلام نے نئے انداز سے مخالفت کا محاذ کھول دیا، سکھوں کی ہمنوائی میں انہوں نے یہ شوشہ چھوڑا کہ جو مسلمان مسجد کی حفاظت اور اس کی بازیابی کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کررہے ہیں، وہ شہید نہیں بلکہ حرام موت مر رہے ہیں، اس نازک اور پیچیدہ صورتِ حال کے پیش نظر مفتیانِ عظام نے نہایت وضاحت سے فقہی راہنمائی فرمائی، ان راہنما مفتیان کرام میں مفتی اعظم مولانا محمد مصطفےٰ رضا (خلف اصغر و خلیفہ امام احمد رضا) صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی (خلیفہ امام احمد رضا) شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد (صدر انجمن خدام الرضا بریلی)، مولانا ابرار حسین (مفتی جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی) اور مولانا عبدالقادر شاہدی بہاری قدس اسرارہم کے اسماء گرامی نمایاں ہیں۔

مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا قدس سرہ (م ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۱ء) نے ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ / ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء کو خادم سرائے مدرسہ اشاعت العلوم بریلی کے علی حسین بریلوی کے استفتاء کے جواب میں ایک مفصل و مدلل فتویٰ لکھا جس میں ثابت کیا:

(ا) جس خطہ زمین پر ایک مرتبہ مسجد بن جائے، تا قیام قیامت اسے مسجدیت سے خارج نہیں کرسکتے۔

(ب) مسجد شہید گنج مسجد تھی اور اب بھی مسجد ہے، اگرچہ اس کی عمارت منہدم کردی گئی ہے۔

(ج) جو لوگ حمیت دینی سے سرشار ہو کر مسجد شہید گنج کی بازیابی کی کوشش میں جاں بحق ہوئے، وہ شرعاً شہید ہیں۔[30]

اس تحریک کے قائد، تحریک پاکستان کے ایک مرکزی راہنما حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ تھے، ان کے ایک نظریاتی مخالف جناب ابو سعید انور کا بیان ہے:

"ملکی سطح پر ایک کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ لاہور میں ہوا، اس کے پیچھے کون تھا، معلوم نہیں مگر جب ستمبر ۱۹۳۵ء کے آغاز میں راولپنڈی میں مسجد شہید گنج کانفرنس کے انعقاد کا اعلان ہوا، اس کی صدارات کے لئے مشہور بزرگ پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا نام طے ہوا، کانفرنس مسجد کھجور والی راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ یکایک علامہ مشرقی اپنی جگہ سے اٹھے انہوں نے ایک زوردار تقریر کی اور اپنی خطابت کے نکتہ عروج پر پہنچ کر انہوں نے پیر جماعت علی شاہ صاحب مرحوم و مغفور کی طرف متوجہ ہو کر عجب انداز اور اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب آواز میں

کہا کہ حضرت عالی شان جب آپ نے اس تحریک کی قیادت سنبھال لی ہے تو ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔ اللہ کا نام لے کر میدان میں کود پڑنا چاہئے ہم سب آپ کے حکم پر جانیں دینے کو تیار ہیں۔ یہ کہتے ہوئے علامہ مشرقی انتہائی ڈرامائی انداز میں دوزانو ہو گئے اور پیر صاحب کے ہاتھ پکڑ کر چومنے شروع کئے اور ساتھ ساتھ کہتے جاتے تھے۔ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں، آپ کو امیر شریعت مانتا ہوں۔ یہ سب کچھ اس انداز سے ہوا کہ حاضرین کی عظیم اکثریت کو علامہ مشرقی کی پیروی کرتے ہوئے پیر صاحب (امیر شریعت) کے ہاتھ پر بیعت کرنا پڑی۔ مجھ ایسے پیدائشی وہابی اور زیر تربیت سوشلسٹ کے لئے یہ سین کافی روح فرسا تھا اور میں اپنی جگہ پر بیٹھا رہا" (38)

امیر ملت بن جانے کے بعد حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ذمہ داری کیسے نبھائی، وہ ایک طویل داستان ہے جس کی تفصیل کے لئے محترم محمد صادق قصوری کی تصنیف "انوار امیر ملت شائع کردہ مرکزی مجلس امیر ملت برج کلاں قصور ملاحظہ فرمائیں۔

غازی محمد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ

مسجد شہید گنج کی واگزاری کے لئے تحریک شروع ہوئی تو حکومتِ وقت نے پولیس حکام کو ہدایت کی کہ وہ سکھوں کی ہر ممکن مدد کریں۔ مسجد پر چونکہ سکھوں کا قبضہ تھا اس لئے مسلح سکھ مسجد کے اندر اور باہر جمع رہتے تھے۔ ہندوؤں اور سکھوں پر مشتمل پولیس کی بھاری نفری لنڈا بازار میں ہر وقت موجود رہتی۔ مسلمان دہلی دروازے کے باہر اور سرائے سلطان میں جمع ہو کر مسجد تک پہنچنے کی تدابیر پر سوچ بچار کرتے۔ مشکل یہ تھی کہ جب مسلمان ٹولیوں کی شکل میں مسجد کی جانب بڑھتے تو سپاہی آنسو گیس کے شیل برساتے اور ضرورت محسوس کرتے تو گولیاں چلانے سے بھی گریز نہ کرتے۔

پورے شہر میں فرقہ وارانہ آویزش کے باعث خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا۔ اس لئے حضرت غازی محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خنجر تیار کیا ہوا تھا جس پر خاص طور پر نصر من اللہ وفتح قریب کے الفاظ کندہ کرائے تھے۔ اس خنجر کو وہ ہر وقت اپنے پاس رکھتے تھے۔ اس دوران انہوں نے سب کام چھوڑ کر اپنے آپ کو مذکورہ تحریک کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ وہ روزانہ صبح سویرے سلامت پورہ سے سرائے سلطان پہنچ جاتے اور ایک سچے مسلمان کی طرح ہر وقت اس کوشش میں لگے رہتے

کہ کسی طرح وہ مسجد شہید گنج میں داخل ہو کر اس کے صحن میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اعلان کریں۔

اکابر علمائے دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مرحوم نے فرمایا اور صحیح فرمایا کہ "لوگ (یعنی مخالفینِ اہلسنت) کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء اور اولیاء کو نہیں ہوتا، میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں، دریافت ادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے۔"[32]

حضرت غازی موصوف رحمۃ اللہ علیہ کو منکشف ہوا کہ کوئی بڑا واقعہ رونما ہونے والا ہے، اس لئے ۳ جولائی ۱۹۳۵ء کو غروب آفتاب کے وقت جب سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے، غازی موصوف سرائے سلطان کے خوبصورت پارک میں ایک بینچ پر بیٹھے کچھ سوچ رہے تھے، ان کے ایک دوست مولانا حاجی معراج الدین جو گڑھی شاہو لاہور میں اقامت پذیر ہیں نے ان سے کہا کہ اسحاق صاحب سب لوگ جا چکے ہیں، تمہارا گاؤں یہاں سے چھ میل دور ہے، فوراً اٹھ کر گھر پہنچو، سب گھر والے تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے لیکن وہ رات بھر وہیں رہے۔

صبح سویرے نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے مسجد تک پہنچنے کے سلسلہ میں مختلف تدبیروں پر غور کیا اور اللہ کا نام لے کر منزل مقصود کی جانب بڑھنا شروع کر دیا، خدا کی شان دیکھئے کہ وہ پولیس کے دستوں اور سکھ بلوائیوں سے چھپتے چھپاتے مسجد کے دروازے تک پہنچ گئے، یہاں اسے ایک سکھ پولس افسر سے واسطہ پڑا جو مسجد کے دروازے پر پہرا دے رہا تھا، وہ اکیلا تھا، تذکرہ نگاروں نے اس امر کی وضاحت نہیں کی ہے کہ مذکورہ افسر کے پاس اسلحہ تھا یا نہیں لیکن قیاس یہی کہتا ہے کہ وہ خالی ہاتھ نہیں ہوگا۔

پولیس افسر نے غازی صاحب کو ایک عام آدمی سمجھ کر بڑے متکبرانہ انداز میں پوچھا کہ تم کون ہو؟ غازی صاحب نے نہایت اطمینان سے جواب دیا کہ میں شافع محشر حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا ایک ادنیٰ غلام ہوں اور مسجد میں اشھد ان لا الہ الا اللہ اور اشھد ان محمد رسول اللہ کی آواز بلند کرنے آیا ہوں، یہ سنتے ہی سکھ افسر آپے سے باہر ہو گیا اور اس نے آنحضرت ﷺ کی شانِ اقدس میں نازیبا الفاظ کہے، یہ سننا تھا کہ عظمتِ مصطفےٰ ﷺ کے محافظ نے بجلی کی سی سرعت کے ساتھ اپنا خنجر نکالا اور دیکھتے ہی دیکھتے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے سکھ پولیس افسر کے سینے میں اتار دیا، خنجر لگنے کے بعد وہ گستاخ افسر زمین پر گر پڑا اور کراہنے لگا، غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فوراً واپس لوٹے اور مسجد حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے، راستے میں کئی

دشمنانِ اسلام سامنے آئے لیکن کسی کو یہ جرات نہ ہوئی کہ وہ اس غلام مصطفیٰ ﷺ کو پکڑ لیتا یا کم از کم شور مچا لیتا، ناموسِ رسالت پر جان قربان کرنے کا پختہ ارادہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ یہ شان عطا فرماتا ہے کہ مخالفین ان کے نزدیک جاتے ہوئے ڈرتے ہیں۔

ہمارے ممدوح غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ مسجد میں پہنچے، صحن میں اپنے خون آلود خنجر کو پانی سے دھویا اور وضو کرنے لگے تا کہ ایک گستاخ رسول کو کیفر کردار تک پہنچانے کی خوشی میں شکرانے کے نفل پڑھ لیں، اسی دوران پولیس کے مسلح دستے ان کی تلاش میں مسجد کے اندر پہنچ گئے، غازی موصوف گھبرائے نہیں بلکہ انہوں نے خنجر لہراتے ہوئے اعلان کیا کہ کوئی غیر مسلم انہیں گرفتار کرنے کے لئے آگے نہ بڑھے، کسی مسلمان سپاہی کو اس مقصد کے لئے بھیجو، پولیس والوں نے کسی ناخوشگوار حادثہ سے بچنے کی خاطر غازی صاحب کی بات مان لی اور ایک مسلمان پولیس مین کو بلایا، اس طرح غازی صاحب نے اپنے آپ کو قانون کے حوالے کر دیا، یہ جمعرات ۴ جولائی ۱۹۳۵ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ کا واقعہ ہے۔

جیل کی زندگی

جیل کی زندگی بڑی تکلیف دہ ہوتی ہے لیکن غازی محمد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ چونکہ مجرم نہیں تھے انہوں نے ایک ایسے شخص کو جہنم پہنچایا تھا جو شرعی احکام کے مطابق واجب القتل تھا کیونکہ ایک تو وہ مسجد پر سکھوں کا ناجائز قبضہ برقرار رکھنے کی جدوجہد کر رہا تھا، دوم اس نے حضور اکرم ﷺ کی گستاخی کی تھی، یہی وجہ ہے کہ غازی صاحب کے ذہن پر کسی جرم کا بوجھ نہیں تھا بلکہ وہ یہ خوشی محسوس کر رہے تھے کہ انہیں شہادت کا بلند درجہ حاصل ہوگا، اِس لئے اُس کی صحت روز بروز بہتر ہوتی جا رہی تھی۔

جیل جاتے وقت وہ دبلے پتلے تھے لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہ موٹے تازے ہو گئے، اب ان کی شکل پہلے جیسی نہیں تھی، سکھ پولیس افسر ہرنام سنگھ نے خنجر لگنے کے بعد مرنے سے قبل اپنے بیان میں بتایا تھا کہ میرے سینے میں ایک نہایت دبلے پتلے اور گورے چٹے بیس اکیس برس کے خوبصورت نوجوان نے خنجر گھونپا ہے، مقدمہ کے دوران ایک بار بانیِ پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ بھی وکالت کے لئے تشریف لائے تھے، انہوں نے مقدمہ کی فائل کو دیکھا

تو فرمایا کہ اگر غازی محمد اسحاق رحمتہ اللہ علیہ یہ بیان دیدے کہ مذکورہ سکھ افسر کو اس نے قتل نہیں کیا ہے تو مقدمہ جیتا جا سکتا ہے کیونکہ مقتول کے نزعی بیان کے مطابق اسے ایک دبلے پتلے اور نحیف و نزار نوجوان نے قتل کیا جب کہ غازی صاحب ماشاء اللہ خوب صحت مند ہیں۔

جس طرح حضور اکرم ﷺ کی گستاخی کرنے والوں کو واصل جہنم کرنے والے دیگر خوش نصیب حضرات سے کہا جاتا تھا کہ وہ اپنے اقدام کا اقبال اور اعتراف نہ کریں تاکہ پھانسی کی سزا سے بچ جائیں، اسی طرح حضرت غازی محمد اسحاق شہید سے بھی درخواست کی گئی کہ وہ اپنا بیان تبدیل کر دیں، درخواست کرنے والوں میں ان کے والدین، وکلاء مسلمانوں کے مرکزی لیڈر اور عوام کے کئی وفود شامل تھے مگر ان کا جواب صرف ایک ہی تھا اور وہ یہ کہ میں نے ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر ایک گستاخ رسول کو قتل کیا ہے، اب اگر محض اپنی جان بچانے کے لئے اپنے سابقہ بیان کو تبدیل کرتا ہوں تو بروز قیامت، شافع محشر، مختار جنت باذن الٰہی حضرت محمد ﷺ کو کیا منہ دکھاؤں گا۔

غازی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنا بیان بدلنے پر راضی نہ ہوئے، اس لئے ان کے وکلاء بلکہ پورے مسلمان یہ مقدمہ بظاہر ہار گئے مگر غازی صاحب جیت گئے اور شہادت پائی اور انہیں پھانسی کی سزا ہوئی۔

غازی صاحب کو جیل میں خبر ملی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکے کی ولادت سے ان کے گھر کو منور فرمایا ہے، اس سے بھی بہت بڑی خوشی کی بات یہ تھی کہ انہیں دیگر عاشقانِ رسول ﷺ کی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت نصیب ہوئی، اس کا انکشاف انہوں نے خود اس وقت فرمایا جب وہ اپنے مغموم احباب کو تسلی دے رہے تھے، فرمایا کہ اے دوستو! پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، جب میں خوش ہوں تو آپ حضرات کو بھی خوش ہونا چاہئے کیونکہ میں نے یہاں کالی کملی والے کی زیارت کی ہے، مجھے اب دنیا کی زندگی، آرام و آسائش اور یہ دنیاوی رشتے حضور ﷺ کی محبت سے پیچھے نہیں ہٹا سکتے۔

ہمارے ممدوح غازی محمد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ کا ایک خط جو انہوں نے سینٹرل جیل لاہور سے اپنے والد محترم کے نام لکھا تھا، محفوظ ہے جس پر ۲۴ مارچ ۱۹۳۶ء کی تاریخ درج ہے، یہ خط قوم کی امانت ہے، اس لئے اسے بلفظہٖ قوم کے سپرد کیا جا رہا ہے۔

محمد اسحاق نمبر ۱۶ جیلر سینٹرل جیل لاہور 24/3/36

جناب قبلہ و کعبہ والد صاحب السلام علیکم۔ مزاج عالی

میں آپ پر قربان میری خدا اور رسول کے لئے خطا معاف کرنا یہ آخری وقت ہے اور جو نقصانات میری طرف سے ہوئے اور اس سے آپکو تکلیف پہنچی براہ خدا اور رسول معاف کر دینا اور مجھے بخش دیں۔ تاکہ میں اپنے اللہ کے دربار میں سرخرو ہوں اور باز پرس میری نہ کی جائے اور دعا کرو۔

اور جو کچھ ہوا وہ اللہ منظور کرے اور میرے حق میں دعائے خیر کرائیں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے بخشدے اور محمد الیاس اور اسکی والدہ کو خوش رکھنا آپ کو اللہ اجر دیگا آپ کچھ فکر نہ کریں میری قسمت میں اس طرح لکھا تھا جو ہو گیا۔ آپ صبر و شکر کریں صبر و شکر کرنے والوں کا اسکے دربار میں بڑا درجہ ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ میں آپ سے علیحدہ ہو گیا نہیں یہ ایک پردہ ہے۔ میں ہر وقت یاد یر وقت حاضر خدمت ہونگا۔

برخوردار محمد الیاس اور اسکی والدہ کو میری قبر پر بیٹھنے کی اجازت دیویں اس برکت والے گھر سے جدا ہو رہا ہوں والدہ الیاس سے کہنا کہ میری قبر پر بیٹھ کر کلام پاک پڑھے درود بھیجے اور مجھ کو بخشتی رہنا۔ تیری اور میری دونوں کی اللہ تعالیٰ نجات کریگا۔ اور اس جگہ ہی خدا دونوں کو ملاقات کرائے اگر تم میرے خیال رہو گی تو تمکو درجہ شہادت اور نیکوں میں ملیگا۔ اس گھر کو اپنی نیکی بدی کا پھل ملیگا اور میری طرف سے سب کو درجہ بدرجہ آخری سلام علیکم۔

شعر جو کاغذ میں تمکو لکھ کر دیا تھا اُسپر عمل کرنا تھا اللہ بندی

تم کو میرے لئے تلاوت اور تمام اہل کنبہ میرے
لئے دعا مغفرت کرتے جاویں۔ مسجد کو سب مل
کر بمقام سلامت پورہ ڈاک خانہ فتح گڑھ ضلع
لاہور

محترم جناب والد صاحب حاجی محمد حسین کو ملے

جیل کی تکلیف دہ زندگی کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے، اصل امتحان اس وقت شروع ہوتا ہے

جب انسان جیل کی کال کوٹھڑی میں پہنچ جاتا ہے، وہاں بڑے بڑے سورماؤں کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں، لمحہ لمحہ ان پر گراں گزرتا ہے، خون خشک ہونا شروع ہو جاتا ہے اور پھانسی کے پھندے تک پہنچنے سے قبل ہی وہ ختم ہو جاتے ہیں مگر عاشقانِ رسول ﷺ کا حوصلہ بہت بلند ہوتا ہے، چونکہ وہ ایک عظیم مقصد کے لئے جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں، اس لئے انہیں کوئی خوف نہیں ہوتا۔ ان کی جان کا خریدار اللہ ہوتا ہے۔ آمین۔

حضرت غازی محمد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ جب جیل کی کال کوٹھڑی میں پہنچے تو ان کے چہرے پر خوف کے کوئی آثار نظر نہیں آئے تھے، وہ خوش و خرم دکھائی دے رہے تھے، ان کے لئے بھی خوفناک کوٹھڑی جنت کا نمونہ بن گئی، آرام و آسائش کا گہوارہ ثابت ہوئی، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ چہرہ پُرنور علی نور ہوتا چلا گیا اور جسمانی صحت قابلِ رشک بن گئی۔

عام طور پر پھانسی پانے والے لوگ کال کوٹھڑی میں زندگی کے باقی ماندہ دن سسک سسک کر گزارتے ہیں لیکن ہمارے ممدوح رحمتہ اللہ علیہ ان سے بہت مختلف تھے، وہ اس کوٹھڑی میں پانچ وقت اذان دیتے، نماز پڑھتے، تہجد کی نماز بھی ادا کرتے، الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ کا ورد کرتے، آپ کے اس طرزِ عمل سے جیل کے قیدی بیحد متاثر ہوتے اور اس کے نتیجہ میں پانچ سکھوں نے کلمہ شہادت پڑھ کر دامنِ اسلام میں پناہ لی۔

غازی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے والدین اور ان کی بیگم کا بیان ہے کہ جب ہم آخری ملاقات کے لئے گئے تو اس دن محرم شریف کا چاند طلوع ہونے والا تھا اور کل پہلی محرم آرہی تھی، ادھر حضرت غازی محمد اسحاق شہید نہایت تیزی سے عارضی زندگی کا سفر طے کر کے شہداء کربلا کی خدمت میں حاضر ہونے کی تیاری میں مصروف تھے، شہادت کی خوشی میں اس زندگی کا ایک ایک لمحہ ان کے لئے بوجھ بن کر گزر رہا تھا۔

شہادت آخری منزل ہے انسانی سعادت کی
وہ خوش قسمت ہے مل جائے جسے دولت شہادت کی

آج ہم غازی صاحب کو یوں دیکھ رہے تھے جیسے ان کے لئے آج روزِ عید ہے اور یہ چاند محرم کا نہیں بلکہ عید کا ہے، بے حد خوش تھے، چہرے پر اس قدر نور پھیل رہا تھا کہ آنکھ نہیں ٹکتی تھی اور غازی خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے، بات بات پر خوشی اور ہنسی اور طبیعت کی شادمانی کا اظہار

جسم میں پہلے سے زیادہ توانائی اور عجیب وغریب خوشبوؤں کی لپٹیں آ رہی تھیں، والدین، بیوی اور بھائی اس انوکھی کیفیت کو سمجھنے سے قاصر تھے کیونکہ یہ زندگی کی آخری ملاقات تھی، نہ رہ سکے اور سسکیاں بھرتے والد گرامی نے کہہ ہی دیا کہ محمد اسحاق، اپنے والد کی بے کسی کو دیکھو، اپنی مغموم، نیم جان اماں کی طرف نگاہ اٹھاؤ، اپنی جواں سال بیوی کی حسرت بھری نگاہوں کو ملاحظہ کرو اور اپنے دو شیر خوار بچوں کو جن کے سر پر یتیمی کی رات منڈلا رہی ہے، قابل رحم حالت کو سوچو، اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو کسمپرسی کے عالم میں ڈوبا ہوا دیکھو جو آج بڑے بھائی کی سرپرستی سے محروم ہونے والے ہیں، اس سے بڑھ کر تمہاری زندگی کے یہ آخری لمحات ہیں، خوشی منا رہے ہو جیسے آپ کے لئے روز عید ہو۔

گرامی قدر والد کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے مگر اس عاشق کی طرح جس کو اس کا محبوب مل گیا ہو، خوشی اور سرور سے لبریز آواز میں کہا کہ میاں جی، درست ہے کہ آپ کا جگر گوشہ آج آپ سے جدا ہو رہا ہے، بچوں کو یتیمی کے سپرد کر رہا ہے، ماں کی ممتا ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی ہے، بیوی کا سہاگ لٹ رہا ہے، بھائی اپنے بھائی کو ہمیشہ کے لئے جدا ہوتے دیکھ کر یاس وامید کی تصویر بنے ہوئے ہیں مگر یہ دیکھو، یہ دیکھو آمنہ کا لال، رسول مختار، کالی کملی والے آقا ﷺ میرے پاس موجود ہیں اور میں ان کی زیارت اپنے سر کی آنکھوں سے کر رہا ہوں، آج مجھ سے زیادہ خوشی کس کو ہو سکتی ہے اور آج مجھ جیسا خوش نصیب کون ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کے محبوب کی زیارت ہو گئی، غازی کے یہ الفاظ احباب کے زخموں پر مرہم کا کام کر گئے، سب کے دلوں کو سکون آ گیا۔

۲۵ مارچ ۱۹۳۶ء (مطابق یکم محرم ۱۳۵۵ھ بروز منگل) کی وہ ساعت آن پہنچی جوان کی پھانسی کے لئے تجویز ہوئی تھی، ہم جیسے دنیا دار تو موت سے ڈرتے ہیں، کئی حسرتیں دل میں لے جاتے ہیں، پھانسی دیئے جانے والوں میں چلنے پھرنے کی سکت نہیں ہوتی، انہیں اسٹریچر پر ڈال کر پھانسی کی جگہ تک لے جایا جاتا ہے لیکن حضرت غازی محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کی حالت ہم سب کے لئے قابل تقلید ہے، وہ مقررہ وقت پر سنٹرل جیل لاہور میں نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت بلند کرتے ہوئے تختہ دار کی طرف بڑھے، تختہ دار پر کھڑے ہو کر انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف اپنا رخ کیا اور بلند آواز میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا، پھر پھانسی کے رسے کو چوم کر خود ہی اپنے گلے میں ڈالا، پھانسی دی جا چکی تو انگریز ڈاکٹر نے نعش کا معائنہ کیا، غازی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیل رہی

تھی، بے ساختہ ڈاکٹر کے منہ سے نکلا یہ مسلمانوں کا پیر ہے، یہ اللہ کا نیک بندہ ہے۔

سلامت پورہ کے شمال میں وسیع وعریض میدان میں شہید کی نماز جنازہ پڑھی گئی، اس جنازے کی شان وشوکت سلامت پورہ میں آج تک مثال ہے۔ پھر گھر کے اندر ایک کمرہ میں انہیں دفن کر دیا گیا۔

آج بھی شہید کی قبر پر آسمان شبنم بکھیر رہا ہے اور دنیا پکار رہی ہے، شہید کو معمولی نہ جانو بلکہ

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم

دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں

آپ کی شہادت حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم اور پاکستان کے شہداء چھ ستمبر ۱۹۶۵ء کی آئینہ دار ہے۔

موضع سلامت پورہ جی ٹی روڈ پر آپ کا اور آپ کے والد گرامی کا عرس شریف ہر سال الحاج زینت القراء قاری غلام رسول صاحب کی زیر نگرانی منعقد ہوتا ہے، قاری صاحب موصوف غازی محمد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی ہیں، آپ کی شہادت کے موقع پر قاری صاحب کمسن تھے، کون جانتا تھا کہ یہ بچہ ایک دن دنیائے اسلام کا نامور قاری بنے گا اور اپنی خوش الحانی اور فن کے باعث بلند مقام حاصل کرے گا۔

قاری صاحب نے اپنی شہرت کی وجہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ غازی صاحب کی شہادت سے تقریباً ایک ڈیڑھ سال قبل میں محلے کی مسجد کے پاس بچوں سے کھیل رہا تھا کہ میرے حلق میں چھڑی لگ گئی تو مستقبل قریب میں غازی اور شہید کا مرتبہ حاصل کرنے والے میرے بھائی غازی محمد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فوری طور پر مجھے اپنے کندھے پر بٹھایا اور قریب گاؤں فتح گڑھ ہسپتال میں لے گئے اور اپنے ہاتھ سے میرے گلے میں دوائی لگائی اور پھر واپسی پر اسی طرح اپنے مبارک کندھوں پر بٹھا کر لائے، میرا ایمان ہے کہ شہید کے ہاتھوں کی ہی برکت ہے کہ آج اس گلے کو تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول ﷺ پڑھنے کا شرف ملا۔[32]

شہید محبتِ رسول اور ان کے والد گرامی الحاج محمد حسین کا فیضان کہ حضرت قاری غلام رسول صاحب کی کوششوں سے مدرسہ تعلیم القرآن قائم ہوا جس میں طلبا اور طالبات دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

حضرت غازی محمد اسحاق شہید اور ان کے والد محترم کی یاد میں سالانہ عرس مبارک اور دیگر تقریبات کی تفصیل

زیر اہتمام: زینت القراء حضرت قاری غلام رسول صاحب

بمقام: مدرسہ تعلیم القرآن دربار غازی محمد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ سلامت پورہ لاہور۔

نوٹ: سالانہ عرس مبارک کے چند اشتہارات، ان کی کاروائی کی تفصیلات اور بعض تقاریر محفوظ ہیں جو پیشِ خدمت ہیں، اگر کسی کے پاس اس کے علاوہ اور مواد موجود ہو تو براہ کرم وہ قاری غلام رسول صاحب کو مہیا فرما دیں تا کہ وہ بھی اس میں شامل ہو جائے اور آئندہ محققین اس سے استفادہ کر سکیں۔ شکریہ

(1) 10 اپریل 1965ء عرس مبارک (زیر نگرانی زینت القرآء حضرت قاری غلام رسول)

صدارت: جناب ٹھیکیدار چوہدری محمد دین صاحب رئیس دھرم پورہ

تلاوت: جناب قاری نور محمد صاحب مدرس دار القرآن شاہ گدا گڑھی شاہو

مقررین: استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب مہتمم جامعہ نعیمیہ لاہور،

خطیب پاکستان حضرت مولانا غلام دین صاحب خطیب جامع مسجد صدیقہ،

حضرت مولانا ابوالبیان الٰہی بخش صاحب خطیب قلعہ گوجر سنگھ لاہور،

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب باٹا پور۔ منجانب صاحبزادہ قاری محمد مدثر رسول

(2) 6 اپریل 1978ء

صدارت: پیر طریقت خواجہ محمد عارف حسین سجادہ نشین لکھن شریف

مقررین: حضرت علامہ خدا بخش صاحب اظہر شجاع آبادی،

حضرت مولانا علامہ الٰہی بخش صاحب، حضرت مولانا سید طالب حسین صاحب، حضرت قاری منیر احمد صاحب، حضرت حافظ محمد اصغر قصوری صاحب، حضرت قاری محمد یونس صاحب،

حضرت قاری غلام رسول صاحب، حضرت راؤ ارتضٰے حسین اشرفی صاحب، حضرت مولانا احمد حسن نوری صاحب۔

(3) 17 مئی 1979ء عرس مبارک (زیرنگرانی زینت القرآء حضرت مولانا قاری غلام رسول)

صدرات: پیر طریقت حضرت خواجہ محمد عارف حسین صاحب سجادہ نشین لکھن شریف

سٹیج سیکرٹری: مولوی محمد بشیر صاحب امام مسجد مشرقی سلامت پورہ

تلاوت: قاری غلام رسول صاحب اختر، جناب حافظ وقاری احمد خان صاحب صاجزادہ محمد مبشر رسول، صاجزادہ محمد مدثر رسول، قاری عبدالرحمٰن قمر صدر جمعیت قراء ضلع لاہور

نعت شریف: جناب خوشی محمد قادری وتاج دین پارٹی، قاری محمد رمضان صاحب، شاعر اہلسنت جناب قربان نظامی صاحب، شاعر اہلسنت جناب صوفی اصغر علی صاحب۔

مہمانان ذی وقار: حضرت صاجزادہ میاں جمیل احمد صاحب مرکزی نائب صدر جمعیت علماء پاکستان، فخر نوجوانان جناب ملک محمد اکبر خان ساقی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء پاکستان صوبہ پنجاب، حضرت صاجزادہ حاجی فضل کریم صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان، جناب قاری عبدالحمید صاحب قادری نائب ناظم جمعیت علماء پاکستان صوبہ پنجاب و ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت قراء سواد اعظم پاکستان، حضرت صاجزادہ سید محمد معصوم شاہ صاحب دربار مجددی، علامہ مفتی غلام سرور صاحب صدر علماء کونسل سواد اعظم پاکستان، جناب حکیم انور صاحب اعجاز چشتی، قاری محمد یوسف صاحب مرکزی نائب صدر جمعیت قراء سواد اعظم پاکستان، مجاہد ملت مولانا سلیم اللہ صاحب۔

مقررین: خطیب پاکستان الحاج حضرت علامہ مولانا خدا بخش اظہر صاحب شجاع آبادی، خطیب اہلسنت حضرت علامہ الٰہی بخش، فاضل نوجوان مولانا سید طالب حسین شاہ صاحب، مہتمم برکات مغلپورہ لاہور، حضرت مولانا سلطان احمد فاروقی خطیب صدر بازار، قائد طلباء جناب راؤ علی ارتضٰی حسین اشرفی ناظم انجمن طلبہ اسلام پاکستان (پنجاب)، حضرت مولانا حافظ محمد اصغر صاحب قصوری خطیب دارالقرآن فاضل نوجوان مولانا عبدالوحید صاحب ربانی، مولانا قاری منیر احمد صاحب خطیب مدنی مسجد چوک شالامار۔ منجانب قاری محمد مدثر رسول صاحب

(4) افتتاح نئی بلڈنگ مدرسہ تعلیم القرآن دربار غازی محمد اسحاق شہید وحاجی محمد حسین رحمتہ اللہ علیہما (26 جون 1984ء)

افتتاح کرنے والی شخصیت: چوہدری عبدالغفور صاحب وزیر قانون و تعلیم پنجاب

تلاوت: صاحبزادہ محمد مبشر رسول

نعت شریف: سیف الرحمٰن صاحب

مہمانان خصوصی: جناب چوہدری محمد فاروق صاحب، جناب میاں عبدالرحمٰن صاحب کونسلر، جناب محمد شہباز ڈوگر صاحب کونسلر لاہور چھاؤنی، جناب ملک محمد اسلم صاحب کونسلر

امروز

بدھ ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ ۲۷ جون ۱۹۸۴ء ۱۳ اساڑھ ۲۰۴۱ ب
جلد ۳۸ نمبر ۱۱- ٹیلی فون ۳۲۰۲۷۱ تا ۳۲۰۲۷۵ قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے



لاہور: صوبائی وزیر تعلیم چوہدری عبدالغفور رسالت پورہ میں مدرسہ تعلیم القرآن کا افتتاح کر رہے ہیں۔

(5) 6 اپریل 1987ء عرس مبارک

صدارت: جناب حاجی غلام صابر صاحب انصاری ایم پی اے قصور

تلاوت: جناب ڈاکٹر قاری محمد یونس صاحب ریسرچ آفیسر اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد، صاحبزادہ قاری محمد مبشر رسول، قاری حافظ محمد مدثر رسول، خوشی محمد قادری، تاج دین سلامت، قاری عبدالمجید صاحب۔

سٹیج سیکرٹری: حافظ قاری احمد خان صاحب باروی مدرس جامعہ تجوید القرآن لاہور چھاؤنی۔

مہمانانِ ذی وقار: جناب جنرل (ر) محمد حسین انصاری وائس پریذیڈنٹ جمعیت علماء پاکستان پنجاب، جناب محمد ناظم صاحب، محمد فاروق صاحب برف خانہ موڑ سلامت پورہ، میاں عبدالرحمٰن صاحب کونسلر سلامت پورہ، میاں غلام محمد صاحب فتح گڑھ۔

مقررین: حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی صدر جماعت اہلسنت آزاد کشمیر، حضرت علامہ مولانا خدا بخش اظہر صاحب شجاع آبادی، حضرت مولانا قاری زوار بہادر صاحب



3 اپریل 1987 غازی صاحب کے عرس پر قاری احمد خان اور قاری غلام رسول ضرورتِ تجوید پر خطاب کر رہے ہیں۔

(ب) شعبہ خواتین مدرسہ تعلیم القرآن سلامت پورہ لاہور 2 اپریل 1987ء

صدارت: محترمہ مس کریم صاحبہ ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چھانگا مانگا

تلاوت: قاریہ رابعہ باروی و مدرسہ ہذا کی بچیاں

نعت شریف: قاریہ نسیم اختر، قاریہ سعدیہ ڈار، قاریہ خالدہ صاحبات

مہمانان خصوصی: محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ ایم پی اے قصور، محترمہ بیگم ڈاکٹر رفیق چوہدری

مقررین: قاریہ نسیم راجوروی، محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ،

قاریہ زاہدہ سلہری صاحبہ لیکچرار گورنمنٹ گرلز کالج ماڈل ٹاؤن لاہور۔

(6) 2 دسمبر 1992 محفل میلاد مصطفےٰ ﷺ

(زیر نگرانی زینت القرآء حضرت قاری غلام رسول)

صدرات: عزت مآب میاں عمر حیات صاحب ایم این اے

تلاوت: صاجزادہ قاری محمد مبشر رسول صاحب، قاری عبدالحمید صاحب قاری محمد خلیل صاحب

نعت شریف: جناب میاں خوشی محمد صاحب قادری، صاجزادہ محمد مزمل رسول صاحب، جناب صابر حسین صاحب چشتی، محترم ڈاکٹر صاحب خطیب مشرقی مسجد۔

مہمانان ذی وقار: جناب میاں عبدالمجید صاحب میئر لاہور میٹروپولیٹن، جناب بشیر احمد چوہدری صاحب ایس پی، جناب امجد عزیز صاحب وائس پریذیڈنٹ لاہور کنٹونمنٹ، جناب عباد محمود صاحب ممبر لاہور کنٹونمنٹ، جناب قاضی محمد ادریس صاحب کونسلر۔

مقرر: حضرت مولانا محمد اکرم صاحب رضوی کامونکی۔ منجانب صاجزادہ قاری محمد مدثر رسول

(ب) شعبہ خواتین محفل میلاد مصطفےٰ ﷺ 2 دسمبر 1992ء

صدارت: مس طفیل صاحبہ سابق انسپکٹرس آف سکولز

تلاوت: قاریہ زہرہ رسول صاحبہ، حافظہ سعدیہ صفدر صاحبہ، قاریہ ثریا قمر صاحبہ، حافظہ تبسم ملک صاحبہ

نعت شریف: قاریہ خالدہ رسول، سلمہ راجوروی، حافظہ راشدہ صاحبات

مہمانان ذی وقار: حاجیہ مسز حاجی محمد سلیمان پاکستان انڈسٹری، قاریہ رقیہ تبسم قصور، حکیم تصور بیگم صاحبات۔

مقررین: مبلغہ پاکستان و یورپ سیدہ رفعت شاہ صاحبہ پرنسپل الفرقان اکیڈمی گجرات، پروفیسر قاریہ زاہدہ سلہری صاحبہ، قاریہ نسیم راجوروی صاحبہ پرنسپل دارالقاریات گجرات۔

(7) 20 جنوری 1994ء محفل میلاد مصطفےٰ ﷺ

صدارت: عالی مرتبت محترمہ مسز ریاض انور صاحبہ پرواز فین گجرات

تلاوت: قاریہ زہرہ رسول صاحبہ، حافظہ سعدیہ صفدر صاحبہ، قاریہ ثریا قمر صاحبہ آزاد کشمیر حافظہ تبسم ملک صاحبہ۔

نعت: قاریہ شمشاد انصاری بی اے، ظل ہما مقصود احمد، قاریہ رضوانہ مختار صاحبات

سٹیج سیکرٹری: قاریہ مریم بیگ صاحبہ

مقررین: مبلغہ پاکستان و یورپ محترمہ سعیدہ خاتون گجرات، پروفیسر قاریہ زاہدہ سلہری، قاریہ نسرین مرزا ہیڈ مسٹریس، قاریہ نسیم راجوروی صاحبہ پرنسپل دار القاریات گجرات

4 مئی 1995، محفل میلاد مصطفےٰ ﷺ (شعبہ خواتین)

صدارت: محترمہ مسز یونس پرنسپل

مہمانان ذی وقار: محترمہ پروفیسر مسز اشرف صاحبہ، محترمہ مسز بشریٰ صاحبہ ناظم تدریس القرآن گڑھی شاہو لاہور، محترمہ قاریہ رقیہ تبسم رسول صاحبہ جامعہ تجوید القرآن شعبہ خواتین لاہور چھاؤنی

(8) 13 جون 1996ء عرس مبارک (زیر نگرانی زینت القراء حضرت قاری غلام رسول)



13 جون 1996 کو 61 ویں سالانہ عرس پر قاری غلام رسول خطاب کر رہے ہیں۔

صدارت: حاجی محمد اشرف صاحب

مہمانان گرامی، قراء و نعت خوانانِ کرام: الحاج محمد سلیمان صاحب، صاحبزادہ قاری محمد مبشر رسول صاحب، حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی صاحب، حضرت صاحبزادہ حافظ محمد شریف صاحب، مفتی محمد اشرف صاحب، علامہ خدا بخش اظہر، حاجی علی محمد انصاری صاحب، علامہ سید شمس الدین بخاری، مولانا قاری عبدالغفار صاحب، قاری عبدالحمید کاظمی صاحب، قاری محمد منیر مدنی صاحب، مفتی محمد اقبال صاحب، محمد مزمل رسول صاحب، قاری شبیر احمد صاحب، قاری عبدالمجید، تاج دین صاحب، قاری محمد صادق صاحب، قاری شبیر احمد صاحب انجم، میاں محمد جہانگیر صاحب، قاری عبدالحفیظ صاحب، قاری احمد خان باروی صاحب، ڈاکٹر محمد نذیر صاحب، حاجی محمد شفیع صاحب۔

(9) 26 اپریل 1997ء عرس مبارک (زیر نگرانی زینت القرآء حضرت قاری غلام رسول)

صدارت: حاجی محمد الیاس صاحب پسر عزیز حضرت غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مہمانان گرامی، علماء کرام و مشائخ عظام، قراء و نعت خوانان کرام: الحاج محمد سلیمان صاحب نیشنل پائپ بند روڈ، علامہ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ لاہور، فخر القراء ڈاکٹر قاری محمد یونس صاحب اسلامی نظریاتی کونسل، حضرت علامہ مفتی محمد اشرف صاحب سرپرست متحدہ علماء اہلسنت پاکستان، خطیب پاکستان حضرت علامہ خدا بخش اظہر صاحب شجاع آبادی، حاجی علی محمد انصاری صاحب سابق کونسلر قصور، مولانا قاری عبدالغفار صاحب متحدہ علماء اہلسنت، حضرت مولانا قاری عبدالحمید کاظمی صاحب متحدہ علماء اہلسنت پاکستان، مولانا قاری محمد منیر صاحب مدنی، علامہ مفتی محمد اقبال صاحب، محمد مزمل رسول صاحب، قاری شبیر احمد صاحب خطیب صدر بازار، قاری عبدالمجید صاحب، تاج دین صاحب، محمد صادق صاحب مدرسہ تعلیم القرآن دربار غازی محمد اسحاق و حاجی محمد حسین رحمۃ اللہ علیہما، حضرت مولانا قاری شبیر احمد صاحب انجم ناظم اعلیٰ متحدہ علماء اہلسنت پاکستان، میاں محمد جہانگیر صاحب، قاری عبدالحفیظ صاحب، قاری احمد خان صاحب باروی، ڈاکٹر محمد نذیر صاحب سلامت پورہ لاہور، صاحبزادہ محمد اصغر علی صاحب، حضرت صاحبزادہ حافظ محمد شریف جگر گوشہ حضرت سلطان باہو الحاج صوفی محبوب احمد، علامہ حافظ مشتاق احمد سلطانی، قاری محمد افضل صاحب، ڈاکٹر مظاہر اشرف صاحب الاشرفی الجیلانی سربراہ حلقہ اشرفیہ پاکستان۔

(ب) 26 اپریل 1997 گولڈن جوبلی پاکستان کل پاکستان محفل قرات

صدارت: ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان

مہمان خصوصی: عزت مآب الحاج محبوب احمد صاحب المعروف صوفی سرے والے

(10) 16 مئی 1998ء عرس شریف (زیرنگرانی زینت القرآء حضرت قاری غلام رسول)

صدارت: الحاج محبوب احمد صاحب المعروف صوفی سرے والے

تلاوت نعت: حافظ قاری محمد خالد صاحب پنجاب اسمبلی

شاعر اہلسنت منیر قصوری صاحب

مہمانانِ گرامی: محترم ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان، عزت مآب حضرت علامہ سائیں معظم سلطان صاحب دربار عالیہ حضرت سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ، الحاج محبوب احمد صاحب المعروف صوفی سرے والے، الحاج علی محمد صاحب ایوب انصاری قصوری، حاجی محمد محمود احمد یعقوب انگلینڈ۔

مقررین: علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ لاہور، ڈاکٹر محمد یونس صاحب بانی قرات اکیڈمی اسلام آباد، خطیب پاکستان علامہ سید شمس الدین بخاری صاحب۔

(ب) 16 مئی 1998ء محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ (شعبہ خواتین)

صدارت: حاجن بیگم علی محمد ایوبی انصاری صاحبہ

مہمانان خصوصی: قاریہ شمشاد بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹریس، بیگم محمد الیاس صاحبہ، قاریہ رقیہ تبسم سعد صاحبہ جامعہ تجوید القرآن شعبہ خواتین لاہور چھاؤنی۔

(11) یکم مئی 1999ء عرس شریف (زیرنگرانی زینت القرآء حضرت قاری غلام رسول)

صدارت: الحاج محبوب احمد صاحب المعروف صوفی سرے والے

تلاوت: حافظ قاری محمد خالد صاحب پنجاب اسمبلی

نعت شریف: صوفی محمد اسلم صاحب، محمد اقبال باہو صاحب، محمد مزمل رسول صاحب

مہمانان گرامی: محترم ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی، امیر حلقہ شرفیہ پاکستان،

قاضی محمد ادریس کونسلر، عزت مآب حضرت علامہ سائیں معظم سلطان صاحب دربار عالیہ حضرت سلطان العارفین، حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، الحاج علی محمد صاحب، ایوب انصاری قصوری۔

مقررین: علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ، خطیب پاکستان علامہ سید شمس الدین بخاری صاحب، مولانا قاری عبدالغفار نقشبندی خطیب وزیراعظم ہاؤس اسلام آباد، ڈاکٹر قاری محمد یونس صاحب بانی قرات اکیڈمی اسلام آباد۔

(12) 8 جولائی 2000ء عرس شریف (زیر نگرانی زینت القرآء حضرت قاری غلام رسول)

صدارت: الحاج قاری میاں محمد یوسف صاحب المدنی،

مہمانان گرامی، علماء کرام، مشائخ عظام، قراء و نعت خوانان کرام: سلطان الفقراء جگر، گوشہ حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ محمد اصغر علی صاحب بانی اصلاحی جماعت و انجمن غوثیہ عزیزیہ حق باہو سلطان پاکستان، حضرت صاجزادہ حافظ محمد شریف صاحب جگر گوشہ حضرت سلطان باہو، حضرت میاں محمد حنفی سیفی مبارک صاحب، علامہ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ لاہور، فخر القراء ڈاکٹر قاری محمد یونس صاحب اسلامی نظریاتی کونسل، مولانا حافظ قاری عبدالغفار صاحب نقشبندی خطیب وزیراعظم ہاؤس اسلام آباد، حاجی علی محمد انصاری صاحب سابق کونسلر قصور، حضرت علامہ مفتی محمد اشرف صاحب سرپرست متحدہ علماء اہلسنت، حضرت مولانا قاری محمد منیر مدنی صاحب، قاری محمد صادق صاحب، مولانا قاری عبدالغفار صاحب، استاذ القراء قاری محمد حفیظ اعوان صاحب متحدہ علماء اہلسنت ، مولانا قاری عبدالحمید کاظمی صاحب صدر متحدہ علماء اہلسنت پاکستان، مولانا قاری شبیر احمد صاحب خطیب بلال مسجد قصور، ڈاکٹر محمد نذیر صاحب سلامت پورہ لاہور، محمد مزمل رسول صاحب ناظم دارالقرآن کینیڈا، تاج دین صاحب، اُستاذ القراء قاری احمد خان باروی صاحب، حافظ قاری محمد افضل صاحب، قاری محمد صادق صاحب۔

مقررین: خطیب اہلسنت سید شمس الدین بخاری صاحب،

مفتی محمد اقبال چشتی صاحب، حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب، شاعر اہلسنت صوفی اصغر علی اصغر صاحب۔

(13) 15 جون 2002 عرس شریف (زیرنگرانی زینت القرآء حضرت قاری غلام رسول)

صدارت: حاجی محمد الیاس پسر حضرت غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مہمانان گرامی: محترم میاں مجتبےٰ شجاع الرحمٰن صاحب، چوہدری بشیر احمد صاحب (ر) ایس پی، حاجی مصطفےٰ اعوان صاحب ناظم حلقہ ۴۰، الحاج صوفی محبوب احمد المعروف صوفی سرمے والے، الحاج صوفی محمد مختار احمد سیفی صاحب، حضرت علامہ صاحبزادہ سلطان محمد معظم صاحب سائیں دربار حضرت سلطان باہو، خلیفہ اکبر صوفی محمد حنیف سیفی امام جامع مسجد انوار مدینہ جلو شریف، محمد سعید احمد انصاری صاحب قصور، قاری محمد صادق صاحب مدرس مدرسہ تعلیم القرآن، قاری احمد خان باروی صاحب۔ معاون خصوصی قاری محمد مبشر رسول کینیڈا، صدر دار القرآن کینیڈا۔

استاذ القراء قاری محمد حفیظ اعوان صاحب، مولانا قاری عبدالحمید کاظمی صاحب صدر، متحدہ علماء اہلسنت پاکستان، مولانا قاری شبیر احمد صاحب خطیب بلال مسجد صدر، محمد مزمل رسول صاحب ناظم دار القرآن کینیڈا، تاج دین صاحب۔

مقررین: علامہ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ لاہور، فخر الفقراء ڈاکٹر قاری محمد یونس اسلامی نظریاتی کونسل، خطیب اہلسنت علامہ سید شمس الدین بخاری صاحب صدر جماعت اہلسنت لاہور، علامہ منور حسین عثمانی صاحب خطیب جامع مسجد مہاجرین مرید کے، حضرت مولانا محمد لطیف باگڑیاں



قاری غلام رسول شرکا سے خطاب کر رہے ہیں۔

سپاس نامہ بخدمت جناب چوہدری عبدالغفور صاحب وزیر تعلیم

گرامی مرتبت جناب چوہدری صاحب اس سے پہلے کہ میں آج کی قرآنی، دینی اور علمی تقریب سعید کے متعلق کچھ عرض کروں۔اپنی اپنے رفقاء اور حاضرینِ محفل کی طرف سے جناب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ نے اپنی ملکی اور وزارت تعلیمات وقانون کی بے پناہ مصروفیات کے باوجود مدرسہ تعلیم القرآن کی نئی عمارت کے افتتاح جیسے عظیم ملی کام کے لئے وقت عنایت فرمایا اور تشریف لاکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

جناب والا! آج سے اڑتالیس برس قبل مسجد شہید گنج کے سلسلے میں برادرِ مکرم غازی محمد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ نے دینِ مصطفوی کی جس شمع کو اپنی جان کا نذرانہ دیکر روشن کیا تھا۔آج وہ شمع نور کا مینار بن کر قرآن کریم کی صورت میں مردہ دلوں کو حیاتِ ابدی اور جہالت کے سیاہ اندھیروں کی جگہ نورِ علم کا پیغام دے رہا ہے۔اس عمل سے پتہ چلتا ہے کہ دین سے دور انسان زندہ بھی مردہ ہیں اور دین سے وابستہ راہِ خدا میں اپنی زندگیوں کو قربان کرنے والوں کی قبریں بھی زندہ ہوتی ہیں۔حضرت سلطان باہو فرماتے ہیں۔

تے نام فقیر تنہاں دا باہو
قبر جنہاں دی جیوے ہو

اور یہی قبریں دین کی سربلندی کا ذریعہ بنی ہوئی ہیں اور یہیں سے اللہ کے دین کے سوتے پھوٹ رہے ہیں۔آج سے ساڑھے نوسو سال بعد حضرت داتا صاحب کے دربار سے ملحقہ مسجد کی توسیع، محمد بن قاسم کی یاد میں سندھ میں عظیم مسجد، اور غازی محمد اسحاق شہید اور حاجی محمد حسین رحمۃ اللہ علیہما کی آخری آرامگاہوں کے متصل قرآنی درسگاہ ان بزرگوں کی قبروں کے زندہ ہونے کا بین ثبوت ہیں۔

خوشا مسجد و مدرسہ خانگاہ
کہ دروے بود قیل و قالِ محمد

حضور والا! غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہی والد گرامی الحاج محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی تربت میں محوِ استراحت ہیں۔جن کی دینی لگن اور والہانہ عشقِ قرآن ہی ناچیز کے لئے

خدمتِ قرآن کا سبب بنا چنانچہ آج سے اکیس برس پہلے ۱۹۵۹ء میں نورانی جامع مسجد صدر بازار لاہور چھاؤنی میں پاکستان میں پہلی دفعہ فن تجوید وقرات کے فروغ کے لئے ہر لحاظ سے ایک منظم ادادہ مرکزی "انجمن فروغ تجوید وقرات" رجسرڈ پاکستان کی بنیاد رکھنے کا شرف حاصل ہوا جس کے پہلے اجلاس میں صاجبزادہ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری، مولانا بخش صاحب مسلم بی اے اور حضرت علامہ احمد حسن نوری جامعہ نعیمیہ موجود تھے۔ بفضلہ تعالیٰ ساتھیوں کی مخلصانہ کوششوں سے یہ انجمن دیکھتے ہی دیکھتے اشاعت قرآن کی ایک عالم گیر تحریک بن گئی۔ جس کے نتیجے میں ۱۹۶۵ء تا ۱۹۶۸ء چار سال حکومت نے سکولوں میں موسم گرما کی تعطیلات میں ۶۰ ہزار معلمین ومعلمات کو صحیح قرآن خوانی کی تربیت دینے کا اہتمام کیا۔

ریڈیو ٹی وی پر خوش گلو اور مضبوط قراء کی تلاوتوں میں اضافہ ہوا، فن تجوید کی اہمیت اور اس فن پر ملک میں پہلی بار ناچیز نے کتب تصنیف کیں (جن کا ایک سیٹ حاضر خدمت ہے)

تین قرآن ایک اردو ترجمے کے ساتھ شالیمار ریکارڈنگ کمپنی، ایک انگلیڈ میں انگلش ترجمے کے ساتھ اور ایک ریڈیو پاکستان نے ناچیز کی آواز میں ریکارڈ کیئے۔

یورپ، افریقہ، عرب اور مشرق بعید میں سرکاری اور غیر سرکاری دوروں کے دوران قرآنی مراکز قائم کیئے۔

پاکستان میں جامعہ تجوید القرآن لاہور چھاؤنی، تجوید وقرات اور اسلامی علوم کی عالمی درسگاہ دار القرآن نیو گارڈن ٹاؤن لاہور، مدرسہ تجوید القرآن اسلام آباد کا قیام انجمن کا عظیم کارنامہ ہے۔

جناب والا! انجمن کے زیر اہتمام پاکستان میں قائم ہونے والا یہ چوتھا مدرسہ، مدرسہ تعلیم القرآن دربار غازی محمد اسحاق شہید و حاجی محمد حسین رحمتہ اللہ علیہما سلامت پورہ ہے جس کی نئی عمارت کے افتتاح کی سعادت جناب کو آج حاصل ہو رہی ہے۔

جناب والا! جہاں اس مدرسہ میں ہر وقت قرآنی صدا بلند ہونے سے غازی صاحب اور والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے لئے روحانی چین کا باعث ہوگا۔ وہاں یہ امر ناچیز کے لئے بھی باعث اطمینان ہو رہا ہے کہ ملک ملک شہر شہر اور قریہ قریہ قرآن کی آواز دینے والے کے اپنے آبائی گاؤں میں بھی تو قرآنی مرکز کا قیام ایک فطری تقاضا اور ذمہ داری ہے۔ جو الحمد للہ ثم الحمد للہ پوری ہوئی۔

دنیا کی ہر چیز خدا کی حقیقی ملکیت ہوتے ہوئے بھی کسی نہ کسی قوم، گروہ یا فرد کے نام سے منسوب

ہوتی ہے بہ ایں ہمہ دینی درسگاہ آج سے قومی اور ملی امانت ہے اور میں جناب کے توسط سے پرامید ہوں کہ اہالیان سلامت پورہ خصوصاً اور جملہ اہل اسلام جہاں اس دینی سرچشمہ سے علم کی پیاس بجھائیں گے وہاں اس کی مخلصانہ سرپرستی اور تعاون سے بھی نوازتے رہیں گے۔

محترم وزیر تعلیم وقانون حکومت پنجاب جناب چوہدری صاحب! یہ ایک حقیقت ہے۔ جس سے صرف نظر ممکن نہیں کہ موجودہ حکومت نے دوسری دینی اقدار کے تحفظ واجراء کے لئے جو اقدامات کئے ہیں۔ انِ میں یہ کارنامہ اور نمایاں ہے۔ کہ آپ کے محکمہ وزارت تعلیم میں سکولوں کالجوں کے طلباء کے ذہنوں میں نظام مصطفیٰ کو راسخ کرنے کے لئے خصوصی توجہ دیتے ہوئے قرآنی تعلیم کو لازمی قرار دے دیا ہے۔ حال ہی میں سکولوں میں عربی ٹیچروں اور قراء کا تقرر اس کا بین ثبوت ہے اور اس ادارے کا یہ اعزاز بھی کم نہیں کہ محکمہ تعلیم ہمارے ادارے کی سند کو خاص اہمیت دیتا ہے۔ جیسے کہ آرمی میں ہمارا ادارہ بفضلہ تعالیٰ سرفہرست ہے اور سب سے زیادہ ہماری سند کو معتبر سمجھا جاتا ہے ادارہ بھی اس اعزاز اور معیار کو برقرار رکھنے کے لئے ہر ایرے غیرے کو اپنی سند نہیں تھما دیتا جب تک تربیتی کورس مکمل نہ ہو۔

اور یہ منصوبہ بھی آپ کے محکمہ تعلیم کی نیک نامی میں اضافے کا باعث ہے۔ جو مکتب مسجد سکیم کے تحت چلایا جا رہا۔ یعنی مسجد کے خطیب یا امام کے علاوہ علم کی روشنی کو عام کرنے کے لئے محکمہ تعلیم اپنا ایک مدرس دیتا ہے جو بچوں کو بیک وقت دینی اور مروجہ تعلیم سے استفادہ کا موقعہ مہیا کرتا ہے۔

جناب والا! میں اپنی پراگندہ گفتگو کو سمیٹتے ہوئے اپنے مدعا کے قریب آ رہا ہوں۔ کہ آج جس مدرسہ تعلیم القرآن کی نئی عمارت کا آپ افتتاح فرمانے والے ہیں۔ اس میں مرکز کی طرف سے فی الحال ایک مدرس ہیں۔ جو حفظ اور ناظرہ کی کلاس لے رہے ہیں۔ جبکہ یہاں ایک ایسے کامل مدرس کی اشد ضرورت ہے۔ جو حافظ قرآن، قاری قرآن اور عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ مروجہ تعلیم کی مہارت رکھتے ہوں۔ کیونکہ مستند اور معروف قراء حفاظ اور علماء شہروں کی بڑی بڑی مساجد، ریڈیو، ٹی وی اور دوسرے سماجی اداروں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور دیہات ان علمی سہولتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا ہم یہ عرض کرنے میں حق بہ جانب ہیں کہ جناب مسجد مکتب سکیم کے تحت محکمہ کی طرف سے ہمیں مجوزہ مدرس سکیل ۹ میں عنایت فرما کر ممنون ہوں۔

تا کہ انجمن کا مالی بوجھ قدرے ہلکا ہو اور وہ دوسرے زیر تکمیل علمی منصوبوں کی طرف مکمل توجہ

دے سکے۔ میں ایک مرتبہ پھر جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمارے لئے وقت نکالا اور ہماری گذارشات کو پوری توجہ سے ملاحظہ فرمایا شکریہ۔

قاری غلام رسول

مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن

دربار غازی محمد اسحاق شہید وحاجی محمد حسین رحمۃ اللہ علیہما

سلامت پورہ



مولانا عبدالوحید ربانی اور قاری عبدالحمید قادری غازی صاحب کے عرس کے اختتام پر صلوٰۃ وسلام پیش کرر ہے ہیں۔

جناب میئر لاہور خواجہ ریاض محمود صاحب

جناب والا!

غازی محمد اسحٰق شہید رحمتہ اللہ علیہ جنہوں نے 1935ء میں دوقومی نظریہ اور تحریک پاکستان کے لئے اپنی جان کا پہلا نذرانہ پیش کر کے دوقومی نظریہ اور تحریک پاکستان کے لئے ایثار وقربانی کی بنیاد رکھی۔

مسجد شہید گنج کو جانے والے مسلمانوں کا راستہ روکنے والے سکھ تھانیدار کو واصل جہنم کیا، اور نو ماہ جیل کی کال کوٹھڑی بھی ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ لاسکی۔ دراصل یہ کال کوٹھڑی ہی غازی کے لئے مقام جنت بن گئی۔ اس میں سے خوشبو کے ہلے اٹھتے غازی کے ذکر الٰہی اور نعرۂ یارسول ﷺ کی کرامتوں سے متاثر ہو کر ساتھ والی کوٹھڑیوں کے غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

یہاں تک کہ جب قائداعظم محمد علی جناح غازی کے مقدمے کی پیشی میں آئے تو فرمانے لگے یہ نوجوان تو کسی جذبہ کے تحت اپنی قربانی دے رہا ہے ورنہ مقتول کے نزعی بیان کے مطابق غازی کا ایک انکار ہی بچنے کے لئے کافی ہے۔ مگر لگتا ہے کہ یہ نوجوان دوقومی نظریہ اور تحریک پاکستان کی بنیادوں کو اپنے خون سے سینچنا چاہتا ہے۔ جو انشاء اللہ العزیز مسلمانوں کی کامیابی کی علامت ہے۔ چنانچہ یہ نوجوان امام حسین کی قربانی کی یاد تازہ کرتے ہوئے یکم محرم کو ہنستا ہوا دار پر چڑھ گیا اور نعرہ تکبیر ورسالت کے ساتھ رسّے کو چوم کر گلے میں ڈالا جلاد کی کاروائی سے پہلے ہی روحِ غازی جنت میں پہنچ چکی تھی۔ اور تحریک پاکستان میں جان ڈال گئی۔

جناب والا! اس عظیم غازی اور شہید کی یاد میں جی ٹی روڈ سے اتر کر غازی کے گاؤں سلامت پورہ جانے والی روڈ کا نام شارع غازی محمد اسحٰق شہید رکھ دیا جائے۔

جو ایک جائز اور شہید کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ہمارا فرض بھی ہے۔

شکریہ

قاری غلام رسول

27-5-91

مدرسہ تعلیم القرآن دربار غازی محمد اسحاق شہید و

حاجی محمد حسین رحمتہ اللہ علیہما کے زیر اہتمام

غازی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا ۶۱ واں سالانہ عرس مبارک بیاد حاجی محمد حسین و برائے ایصال ثواب میاں محمد شریف، میاں محمد یعقوب و حاجی محمد طفیل رحمتہ اللہ علیہما مورخہ ۱۳ جون بروز جمعرات سلامت پورہ میں ہوا۔

پروگرام حسب ذیل کے مطابق ہوا۔

- صبح آٹھ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر محفل میلاد برائے خواتین محفل کے آخر میں مدرسہ تعلیم القرآن شعبہ خواتین سے مکمل حفظ اور ناظرہ کرنے پر بچیوں کو اسناد اور ردائے فضیلت دی گئیں۔
- دو بجے بعد ظہر تا پانچ بجے محفل قرات اور نعت خوانی ہوئی۔
- ساڑھے پانچ بجے تا مغرب ختم شریف، چادر پوشی اور لنگر ہوا۔
- ۹ بجے بعد نماز عشاء خطاب علماء کرام جس میں علامہ شمس الدین صاحب بخاری مولانا قاری عبد الغفار صاحب، مفتی محمد اقبال اور اس کے علاوہ مقامی علماء کرام نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔



غازی صاحب کے مزار پر فاتحہ خوانی

مدرسہ تعلیم القرآن دربار غازی محمد اسحاق شہید و حاجی محمد حسین رحمتہ اللہ علیہما سلامت پورہ میں محافل میلاد و تقسیم اسناد

لاہور! مدرسہ تعلیم القرآن دربار غازی محمد اسحاق شہید اور حاجی محمد حسین رحمتہ اللہ علیہما میں بچوں اور بچیوں دونوں شعبوں میں ناظرہ تعلیم القرآن کریم کی تکمیل پر دو علیحدہ علیحدہ محافلِ میلاد منعقد کی گئیں۔ پہلی خواتین کی عظیم الشان محفل میلاد ۲ ستمبر بروز بدھ صبح دس بجے زیر صدارت مسِ طفیل صاحبہ سابق انسپکٹرس آف اسکولز منعقد ہوئی۔ جس میں مبلغہ پاکستان و یورپ سیدہ رفعت شاہ، قاریہ زاہدہ سلہری، قاریہ نسیم راجوروی نے تقاریر کیں۔ قاریہ خالدہ رسول نے صاحب صدر کو سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کے جواب میں مس طفیل صاحبہ نے مدرسہ تعلیم القرآن کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے آئندہ اس مدرسہ کے لئے ہر طرح تعاون کا یقین دلایا۔ اس محفل میں بیس بچیوں کو ناظرہ قرآن کریم کی تکمیل پر اسناد تقسیم کیں اور مس طفیل صاحبہ نے اپنی طرف سے عالم اسلام کے ممتاز قاری غلام رسول کی آواز میں قرآن کریم کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹ تمام حاضرین کو تقسیم کیں۔

اسی روز نماز عصر سے نماز عشاء تک زیر صدارت میاں عبدالمجید صاحب میئر لاہور میٹرو پولیٹن محفل میلاد منعقد ہوئی جس میں پیر عبدالرزاق صاحب بشیر احمد صاحب چوہدری سابق ایس پی اور قاضی محمد ادریس مہمان خصوصی تھے۔ قاری محمد مدثر رسول نے سپاسنامہ پیش کیا۔ مولانا محمد اکرم رضوی آف کامونکی نے قرآن کریم کے فضائل اور قرآن کریم کے رو سے غازی محمد اسحاق شہید کی شہادت کی شان بیان کی۔

میاں عبدالمجید صاحب صدر نے بیس بچوں کو قرآن کریم کی ناظرہ تعلیم کی تکمیل پر اسناد اور قاضی محمد ادریس نے ان بچوں کو ممتاز قاری غلام رسول کی آواز میں آڈیو کیسٹ تقسیم کیں آخر میں میاں عبدالمجید صاحب کو قاری غلام رسول صاحب کی آواز کا قرآن کریم کا مکمل سیٹ پیش کیا گیا اور محافل دعائے خیر سے اختتام پذیر ہوئیں۔

(اخباری رپورٹ)

زندہ قومیں دین کے تحفظ کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتیں مغرب زدہ طبقہ اسلامی شعائر کی تضحیک کر رہا ہے

ہم جہاد کی بدولت بھارتی مسلمانوں کا تحفظ کر سکتے ہیں

۲۷ اپریل ۱۹۶۵ء میں غازی محمد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ کے انتیسویں عرس مبارک کے موقع پر حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب اور علامہ الٰہی بخش صاحب کی تقاریر

(لاہور ۲۶ اپریل سٹاف رپورٹر کوہستان) جمعیت علماء پاکستان (فیض الحسن گروپ) کے صدر صاحبزادہ فیض الحسن نے کہا ہے کہ زندہ اور غیرت مند قومیں اپنی مذہبی اقدار کے تحفظ و بقاء کی خاطر کسی قسم کی مالی و جانی قربانی سے دریغ نہیں کرتیں۔ وہ رات مسجد شہید گنج لاہور کے ایک شہید غازی محمد اسحاق مرحوم کی انتیسویں برسی کے موقع پر سلامت پورہ کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ زندہ قومیں قربانی کو اپنا شعائر بناتی ہیں اور یہ قربانیاں قوم کے ارتقاء و عروج کی ضامن ہوا کرتی ہیں۔ جو قومیں زندہ رہنے کے لئے قربانی سے دریغ کریں انہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ قربانی دراصل قانون فطرت ہے اور مسلمان قوم کے لئے ذات خداوندی کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کا ایک عظیم وسیلہ ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور واقعہ کربلا اس بات کا بین ثبوت ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اسلام نے بنی نوع انسان کو اخوت و مساوات کا جو درس دیا تھا دنیا کی کوئی قوم اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ آج مہذب امریکہ بھی نسلی امتیاز کی ننگ انسانیت پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ یہ صرف اسلام ہی ہے جس نے انسانیت کو انتہائی بلندیوں تک پہنچا دیا اور انسانی فکر و نظر میں وہ انقلاب پیدا کیا جس نے انسانوں کی تقدیریں بدل ڈالیں۔ خدا اور بندے کا براہ راست رشتہ قائم کیا۔

انہوں نے کہا کہ اسلام اپنے پیروکاروں کو مکمل طور پر دین خداوندی کی راہ پر گامزن کرنا چاہتا ہے۔ یہی ہماری کامرانی اور فلاح کا ضامن ہے۔ صاحبزادہ فیض الحسن نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ مغرب زدہ نوجوان شعائر اسلام کی تضحیک کرتے ہیں اور مغربی تہذیب و ثقافت نے انہیں مذہب سے دور کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا واحد حل جہاد ہے۔ اور صرف جہاد ہی کی بدولت ہم ہندوستان کے مظلوم مسلمانوں کا تحفظ کر سکتے ہیں۔



اپریل 1964 صاحبزادہ فیض الحسن خطاب کررہے ہیں۔



26 اپریل 1964 روزنامہ مشرق غازی محمد اسحاق شہید کے سالانہ عرس کے موقع پر حسن
قرات کا مظاہرہ کرنے والے قاریوں کا گروپ فوٹو۔

مولانا الٰہی بخش نے بھی فلسفہ قربانی پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اسلام مسلمانوں سے قربانی کا طالب ہے۔ یہ قربانی مسلمانوں کو حیات جاوید عطا کرتی ہے اور مسلمانوں کی کامیابی صرف اپنے آپ کو راہ خدا میں قربان کر دینے پر ہی منحصر ہے۔

انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے آپ کو مغربی تمدن کے اثرات سے محفوظ رکھیں۔ جلسے کی صدارت چوہدری محمد دین نے کی۔

یادر ہے کہ غازی محمد اسحاق مسجد شہید گنج تحریک میں شہید ہوئے تھے۔ وہ پاکستان کے نامور قاری غلام رسول کے بڑے بھائی تھے۔

۱۰/اپریل ۱۹۶۷ کو عرس مبارک سے کچھ روز قبل غازی صاحب کی یاد میں جلسہ ہوا

یہ تقریر منگل ۱۱/اپریل ۱۹۶۷ء میں روزنامہ مشرق لاہور میں شائع ہوئی

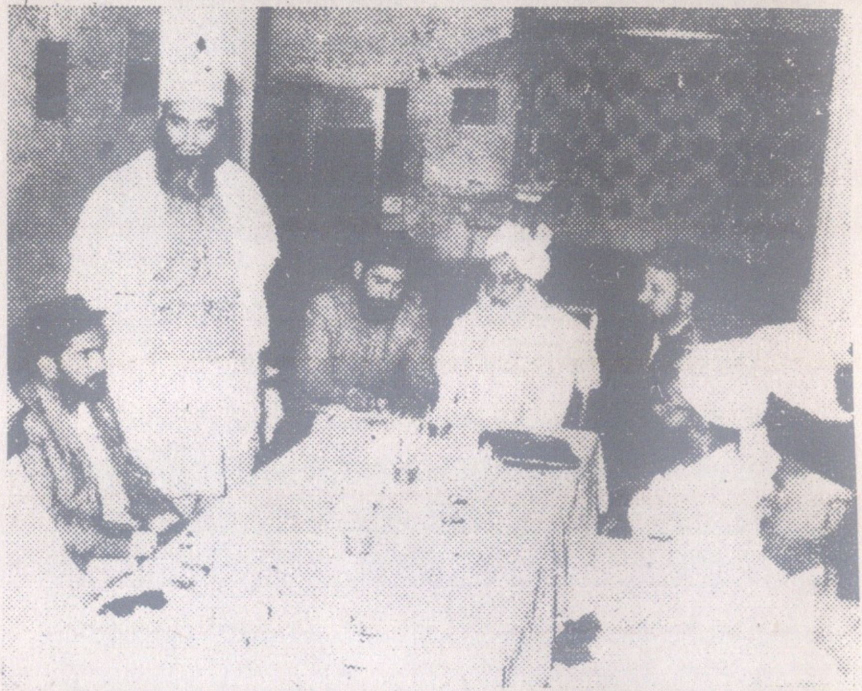
مؤرخہ ۱۰/اپریل، انجمن فروغ تجوید و قرأت پاکستان کے زیر اہتمام غازی محمد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ کی اکتیسویں برسی منائی گئی۔ صدارت غازی شہید کے والد الحاج محمد حسین نے فرمائی۔ مولانا محمد شریف نوری نے غازی رحمتہ اللہ علیہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے اللہ کی راہ میں زندگی قربان کر کے حیات جاوداں کو پالیا۔ آپ نے فرمایا: غازی شہید رحمتہ اللہ علیہ پاک بھارت سرحد کے قریب ایک بستی سلامت پورہ میں مدفون ہیں اور جن دنوں بھارت اور پاکستان کی جنگ ہو رہی تھی۔ اس علاقے کے لوگوں نے غازی شہید کے عظیم کارنامے کو یاد کرتے ہوئے اپنے اندر مکمل جذبہ شہادت پیدا کر لیا تھا۔ اور مولانا نوری نے غازی رحمتہ اللہ علیہ کے والد کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ایک بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربانی کے لئے پیش کیا اور دوسرے بیٹے زینت القرآ قاری غلام رسول صاحب کو قرآن پاک کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔

آپ نے فرمایا کہ غازی شہید رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی پر بہت جلد ایک کتاب شائع کی جائے گی۔

اجلاس سے مولانا مفتی مختار احمد، مولانا مبارک محی الدین، قاری عطا اللہ اور غازی کے بھائی زینت القرآ قاری غلام رسول صاحب نے بھی خطاب کیا۔ صوفی اصغر علی اصغر نے شہید کی زندگی پر نظم پڑھی۔

غازی محمد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ آج سے اکتیس سال پہلے مسجد شہید گنج کے سلسلے میں شہید ہوئے تھے۔

روزنامہ **مشرق** لاہور



مولانا مبارک محی الدین غازی محمد اسحاق شہید کی ۳۲ ویں برسی کے موقع پر منعقدہ جلسہ میں تقریر کر رہے ہیں

روزنامہ مشرق 11 اپریل 1967



27 اپریل 1968 قاری غلام رسول اور دوسرے علماء خطاب کر رہے ہیں۔

نذرانہ

بحضور غازی محمد اسحاق شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

منجانب

مولوی احمد علی مسلم باغبانپوری

تیری صدقے جوانی توں غازیا واہ واہ سوہنی جوانی ہنڈا گیوں
نالے رتبہ شہیداں داپا گیوں غازی دنیا دے وچ سدا گیوں

پہلے صفت خداوند عالی دی — پھیر باغ جہاندے مالی دی
پھیر آل اولا کمالی دی! — پھیر تیری شہادت جو پا گیوں

تیری صدقے جوانی — نالے رتبہ شہیداں

اج ماہِ محرم دا آیا سی — پھیرایاد شہیداں دی پایا سی
وقت تیرا وی رب پہنچایا سی — نواں چند تے چند چڑھا گیوں

تیری صدقے جوانی — نالے رتبہ شہیداں

دشمن پاک رسول داماریا توں — واہ واہ عاشقاں عشق نتاریاتوں
سوہنا کیتااے کم پیاریا توں — عاشق ہوئیکے عشق نبھا گیوں

تیری صدقے جوانی — نالے رتبہ شہیداں

قتل کردیاں ذرانہ ڈولیوں توں — اگے حاکماں جھوٹھ نہ بولیوں توں
اپنے نبی ﷺ پیارے توں گھولیوں توں — کر کے سچ تے سچ سنا گیوں

تیری صدقے جوانی — نالے رتبہ شہیداں

تینوں موت دا ذرانہ دھیان سی — تیرے دل وچ جذبہ ایمان سی
ایہوخاص اسلام دی شان سی — جیڑی اج توں کر دکھلا گیوں

تیری صدقے جوانی — نالے رتبہ شہیداں

نو ماہ تو وچ زندان دے — قائم رہیاتوں اک زبان تے
صدمے جھلے توں اپنی جان تے — اے پر عشق نوں لاج نہ لا گیوں

تیری صدقے جوانی — نالے رتبہ شہیداں

پنجے وقت نماز اداتوں — کردارہیوں نہ کیتی قضاتوں

پنجے وقت اذان سناتوں — سولی چڑھدیاں وی کر ادا گیوں

تیری صدقے جوانی توں غازیا واہ واہ سوہنی جوانی ہنڈا گیوں

نالے رتبہ شہیداں داپا گیوں غازی دنیا دے وچ سدا گیوں

پڑھدا رہیوں نالے قرآں توں — ترتیل تھیں نوک زبان توں

جس وچ پڑھی شہیداں دی شان توں — عامل ہو ئیکے عمل کما گیوں

تیری صدقے جوانی — نالے رتبہ شہیداں

جس دن وقت سی تیری برات دا — نبی پاک سندی ملاقات دا

تینوں خوف نہ سی کسی بات دا — خوشی ہوئیکے سولی تے آگیوں

تیری صدقے جوانی — نالے رتبہ شہیداں

پنجی مارچ دی صبح نہارنوں — فارغ ہو کے نماز گزارنوں

آیوں اٹھ کے غازیا دار نوں — رسہ چمکے گلے وچ پا گیوں

تیری صدقے جوانی — نالے رتبہ شہیداں

نعرہ اللہ اکبر دا مار کے ! — چڑھیوں آپ توں غازیا دارتے

حوراں ملک دی ہسن پکاردے — لے ہن کول اساڈے توں آگیوں

تیری صدقے جوانی — نالے رتبہ شہیداں

حوراں دیکھ کے لگیاں گادنے — جم جم ہون پیاں تیرے آونے

لگے ملک وی جھاتیاں پاونے — جدوں تختیوں قدم ہٹاں گیوں

تیری صدقے جوانی — نالے رتبہ شہیداں

پیاں ملن مبارک بادیاں — ہویاں حوراں تے غلماں نوں شادیاں

آکھن قسمتاں نیک اساڈیاں — جدوں وچ تو انہاں چلا گیوں

تیری صدقے جوانی — نالے رتبہ شہیداں

نازل ہوئے فرشتے آسمان تھیں — ملیا حکم جدپاک رحمٰن تھیں

خوشبودار لباس شہان سی · راضی ہوئیکے پاس خدا گیوں
تیری صدقے جوانی · نالے رتبہ شہیداں

ایدھر ساتھیاں تینوں اٹھالیا · تیرے مکھ اتے پردہ پالیا
پھر سلامت پورے والا راہ لیا · جدوں لاری دے وچ لٹا گیوں
تیری صدقے جوانی · نالے رتبہ شہیداں

آیاں خلقتان تیرے دیدارنوں · سارے ویکھن تیرے رخسارنوں
خالی چھڈ آئے گھر بار نوں! · جدوں مکھ تے مہر لگا گیوں
تیری صدقے جوانی · نالے رتبہ شہیداں

اگوں سب نوں جھڑک ہٹاوندے سن · تیرا مکھ نہ سانوں دکھاوندے سن
کردے زاریاں نیروہاوندے سن · جہناں شوق محبت دا گیوں
تیری صدقے جوانی · نالے رتبہ شہیداں

نعرے چار چفیریوں وجدے سن · لوکی باجھ دیدار نہ رجھدے سن
باہروں پنڈاں تھیں آوندے بھجدے سن · ایسا نام توں روشن کرا گیوں
تیری صدقے جوانی · نالے رتبہ شہیداں

آپے گھروچ قبر بنوائی توں · ایہو باپ نوں عرض سنائی توں
سہ سکدا نہیں جدائی توں · نالے تیر جدائی دا لاگیوں!
تیری صدقے جوانی · نالے رتبہ شہیداں

تیرا نام محمد اسحاق سی · ہر اک تیرا مشتاق سی!
اوہو قسمت والڑی خاک سی · جس دے وچ توں آن سما گیوں
تیری صدقے جوانی · نالے رتبہ شہیداں

احمد علی توں وقت گواونا ایں · اینویں رائیگاں عمر لنگاونا ایں
اُس وقت نوں یاد نہ لیاونا ایں · جس دن موت دے منہ وچ آگیوں
تیری صدقے جوانی توں غازیا واہ واہ سوہنی جوانی ہنڈا گیوں
نالے رتبہ شہیداں دا پاگیوں غازی دنیا دے وچ سدا گیوں

نذرانہ عقیدت بحضور

غازی محمد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ

منجانب

صوفی اصغر علی اصغر

راہ حق تے جان قربان کر کے حق دین دا کیتا ادا غازی
پڑھ کے بسم اللہ چڑھ گئے دار اُتے رستہ چمکے لیا سی پا غازی
کملی والے دے عاشقاں صادقاں وچہ لیا اپنا نام لکھا غازی
اپنی بخشش دا صلہ تاں اک پاسے ساری جد نوں لیا بخشا غازی
قبلہ قاری غلام رسول تائیں کیتا سوز کمال عطا غازی
زینتُ القراء مشہور ہویا تیرا صدقہ ای تیرا بھرا غازی
شہید گنج وچہ دین دی جنج چڑھ کے درجہ لیا شہادت دا پا غازی
اپنے باپ دی خدمت وچ عرض کر کے قبر گھر وچ لئی بنوا غازی
ماں باپ دی خدمت وچ رہے حاضر اک پلک نہیں ہوے جدا غازی
پردہ آپ دے باپ نے جدوں کیتا لیا اپنے نال سلا غازی
پیو پتر دے پیار دی حد ہو گئی جیہی قبر وچہ لئی اے پا غازی
زندہ رہوے گا حشر تک نام تیرا یاد رہوے گی تیری وفا غازی
اللہ پاک دے نوری پکھیرواں وچہ اصغر سمجھ لاہن ہما غازی

غازی محمد اسحاق شہید کامل پیدا وچہ جہان دے نام کر گئے

عاشق نبی کریم دے جان دے کے روشن نبی دا دین اسلام کر گئے

خاندان دیاں حشر وچہ بخششاں دا صدقہ نبی دا اے انتظام کر گئے

شہید گنج دے وچہ شہید ہو کے اپنے باپ دا اُچا اے نام کر گئے

دھن ماں جس غازی جیہا پت جمیا جھدی جگ تے پئی دو ہائی ہوئی اے

بعد مرن دے قبر وچہ دیکھدے نیں جھی پیؤ نوں غازی نے پائی ہوئی اے

سلامت پورہ دا در پیا چمکدا اے خلقت غازی نوں دیکھن لئی آئی ہوئی اے

کیوں نہ غازی اسحٰق شہید ہوندا کملی والے نے مئے پلائی ہوئی اے

رسہ چُم کے گلے وچ پون والا کملی والے دا عاشق زار وی اے

ہن وی اپنی قبر شریف اندر کملی والے دا کردا دیدار وی اے



غازی صاحب کی 57ویں عرس پر قاری غلام رسول علامہ منیر احمد یوسفی اور دوسرے علماء و معززین چادر چڑھا کر دعا مانگ رہے ہیں۔

دین نبی تابندہ باد!　　پاکستان پائندہ باد!

بڑی محترم اے شہادت دی زندگی

راہ تے تیری اے سعادت دی زندگی

شہادت نامہ

غازی مرد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ

شہادت 25 مارچ 1936ء

بر واقعہ مسجد شہید گنج لاہور

غازی مرد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ

اج اے آپدا عرس سالانہ سوہنی رونق لگی ہے

عاشق لوگ تابندہ باد　　غازی مرد پائندہ باد

کل شہید ہن زندہ باد　　وچہ قرآن خداوند کہے

غازی مرد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ

سوہنا عرس سالانہ آیا　　اللہ اہنوں ایں وڈیایا

تہاڈے ولے دل نوں لایا　　ہر کوئی نام تساں دائے

غازی مرد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ

دم دم تہاڈیاں یاداں آون　　سارے تہاڈای ذکر سناون

تہاڈی اک ایک بات بتاون　　کوئی شک شبہ نہ رئے

غازی مرد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ

شہید گنج داچلیا قصہ　　تسانوی لے لیا جاکے حصہ

غازی بن کے پائی شہادت　　عاشق جان تے جھل دکھ لئے

غازی مرد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ

عشق نبی تے بھری جوانی　　حالت ہوگئی پھر مستانی

ہوگئی آکے طبع دیوانی　　شہادت کارن ترلے لئے

غازی مرد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ

آخر موذی تھانیدار — اُتے جا کے کیتا وار
وڑ گئے مسجد آخر کار — اللہ ای اللہ کردے رئے

غازی مرد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ

پھڑے گئے سن آخر کار — جیل دے وچ جالائی بہار
کیتا سوہنے دا دیدار — دل پیار وز نظارے لئے

غازی مرد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ

پنجی مارچ آئی سو چھتی — پائی گل پھانسی دی رسی
بجھ گئی زندگی والی بتی — چانن اگلے جگ لے گئے
ہوگئی زندہ باد شہادت — ایستوں وڈی کہڑی عبادت
بخشی رب نے خوب سعادت — زندگی بنی مثالی اے

غازی مرد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ

واہ رے واہ رے یار دیوانے — عشق نبی وچہ ہوئے متانے
شمع رسالت دے پروانے — جان نوں مجھن کوئی نہ شئے

غازی مرد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ

واہ جی واہ رے محمد اسحاق — جگ سارا ساڈا مشتاق
عشق نبی وچہ ہوگئے طاق — یاد زمانہ کردا رئے

غازی مرد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ

اُچے باپ دے نور العین — سوہنا نام محمد حسین
خادم موہڑے شریف دے ہن — نسب آپدی سوہنی ہے

غازی مرد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ

قاری غلام رسول دے او بھائی — جھاں نوں جانے کل خدائی
کردے سوہنی قرآن پڑھائی — بندہ وچہ وجد دے پئے

غازی مرد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ

غوری رکھے ہر دم یاد — محمد اسحاق زندہ باد
وچ پشتاں رووآباد — میرا دل پیا ہر دم کہے

برموقعہ عرس مبارک 13 اپریل 1968ء

نذرانہ عقیدت غازی محمد اسحاق شہید

از قلم محمد صدیق

جنہے رتبہ شہادت دا پایا اے
زندہ نے او مردہ نہ آکھو اے وچ قرآن دے آیا اے

جیڑے رتبہ شادت دا پاوندے
وچ حساب کتاب نہ آوندے

سیدھے جنت دے وچ جاوندے
اللہ نے فرمایا اے

وڈی شہادت وڈی قربانی
گرمی محشر نہ منگیا پانی

امام حسین دا سر نیزے تے
پاک قرآن سنایا اے

سلامت پورے وچ رحمت الٰہی
غازی اسحاق شہادت پائی

نالے شہید تے نالے غازی
اللہ شان ودھایا اے

حاجی محمد حسین دا گلشن
پھول کھڑے ہوئے واہ واہ روشن

کوئی شہید تے کوئی قاری
ماں کرماں والی بی بی اے

پنجتن دا صدقہ پنج نے بھائی
طفیل غلام رسول تے قاری

شریف، یعقوب تے اشرف نوں
مولا غازی بھائی بنایا اے

الیاس دی وی بگڑی بنادے
شہادت دا صدقہ بہنے لادے

بوہر غازی اسحاق شہید دا
صدقہ منگن آیا اے

پیر علاؤالدین صدیقی کی لاہور آمد

پیر صاحب علاؤالدین صدیقی آف نیریاں شریف صدر جماعت اہل سنت آزاد کشمیر ۱۲ اپریل کو اسلام آباد سے بذریعہ ہوائی جہاز شام کو پانچ بجے لاہور ایر پورٹ پر پہنچ رہے ہیں۔ ہوائی اڈے سے سیدھے غازی محمد اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں شرکت کے بعد سلامت پورہ جائیں گے نماز عشاء کے بعد ان کا خطاب ہوگا۔


DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE

روزنامہ نوائے وقت لاہور

شمارہ	رجسٹرڈ نمبر ایل	صفحات ۱۲	ہفتہ ۳ شعبان المعظم ۱۴۰۶ھ ۱۲ اپریل ۱۹۸۶ء ۱۱ چیت ۲۰۴۳ بکرمی	جلد
۱۴۴	۳۵۹۹	دو روپے	فون نمبر ۵۰-۳۰۲۰۵۰ تا ۵۴ قیمت:	۴۷



جماعت اہل سنت آزاد کشمیر کے صدر پیر محمد الدین صدیقی کا لاہور ایئرپورٹ پر انکے عقیدت مند استقبال کر رہے ہیں۔

زندہ قومیں دین کے تحفظ کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتیں۔

ہم جہاد کی بدولت بھارتی مسلمانوں کا تحفظ کر سکتے ہیں۔

لاہور ۲۶ اپریل سٹاف رپورٹر جمعیت العلمائے پاکستان کے صدر صاحبزادہ فیض الحسن نے کہا ہے کہ زندہ اور غیرت مند قومیں اپنی مذہبی اقدار کے تحفظ و بقاء کی خاطر کسی قسم کی مالی و جانی قربانی سے دریغ نہیں کیا کرتیں۔ وہ رات مسجد شہید گنج لاہور کے ایک شہید غازی محمد اسحاق مرحوم کی تیسویں برسی کے موقع پر محلہ سلامت پورہ کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ زندہ قومیں قربانی کو اپنا اشعار بناتی ہیں اور یہ قربانیاں قوم کے ارتقاء عروج کی ضامن ہوا کرتی ہیں جو قومیں زندہ رہنے کے لئے قربانی سے دریغ کریں انہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ قربانی دراصل قانون فطرت ہے اور مسلمان قوم کے لئے ذات خداوندی کی رضاو خوشنودی حاصل کرنے کا ایک عظیم وسیلہ ہے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور واقعہ کربلا اس بات کا زندہ و بین ثبوت ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اسلام نے بنی نوع انسان کو اخوت و مساوات کا جو درس دیا تھا دنیا کی کوئی قوم اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی آج مہذب امریکہ بھی نسلی امتیاز کی ننگ انسانیت پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ یہ صرف اسلام ہی ہے جس نے انسانیت کو انتہائی بلندیوں تک پہنچایا اور انسانی فکر و نظر میں وہ انقلاب پیدا کیا جس نے انسانوں کی تقدیریں بدل ڈالیں۔ خدا اور بندے کا براہ راست رشتہ قائم کیا۔



مولانا کوثر نیازی صاحبزادہ مدثر رسول اور قاری غلام رسول و قاری محمد یونس سٹیج پر بیٹھے ہیں اور خطاب کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اسلام اپنے پیروکاروں کو مکمل طور پر دین، خداوندی کی راہ پر گامزن کرنا چاہتا ہے۔ یہی ہماری کامرانی اور فلاح کا ضامن ہے۔ صاجزادہ فیض الحسن نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ مغرب زدہ نوجوان شعار اسلامی کی تضحیک کرتے ہیں اور مغربی تہذیب و ثقافت کے اثرات نے انہیں مذہب سے دور کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا واحد حل جہاد ہے اور صرف جہاد ہی کی بدولت ہم ہندوستان کے مظلوم مسلمانوں کا تحفظ کر سکتے ہیں۔

مولانا الٰہی بخش نے بھی فلسفہ قربانی پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اسلام مسلمانوں سے قربانی کا طالب ہے۔ یہ قربانی مسلمانوں کو حیات جاوید عطا کرتی ہے اور مسلمانوں کی کامیابی صرف اپنے آپ کو راہ خدا میں قربان کر دینے پر ہی منحصر ہے۔

انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے آپ کو مغربی تمدن کے اثرات سے محفوظ رکھیں۔ جلسے کی صدارت چوہدری محمد دین نے کی۔ یاد رہے کہ غازی محمد اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ مسجد شہید گنج حادثے میں شہید ہوئے تھے۔ وہ پاکستان کے نامور قاری غلام رسول کے بڑے بھائی تھے۔



22 مارچ 1973 صاجزادہ افتخار الحسن اور علامہ الٰہی بخش خطاب کر رہے ہیں۔

غازی محمد اسحاق شہید کی برسی

انجمن فروغ تجوید قرأت پاکستان کے زیر اہتمام آج غازی محمد اسحاق شہید کی ۲۲ ویں برسی منائی گئی۔ صدارت غازی شہید کے والد الحاج محمد حسین نے کی۔ اس موقع پر مولانا محمد نوری نے غازی محمد اسحاق کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ اور کہا کہ انہوں نے اللہ کی راہ میں زندگی قربان کر کے حیات ابدی کو پالیا ہے۔ انہوں نے غازی شہید کے والد کو بھی مبارکباد پیش کی کہ انہوں نے اپنے ایک بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربانی کے لئے پیش کیا۔

مولانا نوری نے کہا کہ غازی محمد اسحاق کے حالات زندگی پر جلد ہی ایک کتاب شائع کی جائے گی۔ اس موقع پر مولانا مبارک محی الدین، قاری عطاء اللہ اور قاری غلام رسول نے تقریر کی اور صوفی اصغر علی اصغر نے نظم پیش کی۔





مدرسہ تعلیم القرآن کے افتتاح کے موقع پر مہتمم قاری غلام رسول اساتذہ و طلبا کا گروپ فوٹو

بزم اصلاح معاشرہ کا پہلا سالانہ اجلاس

لاہور (نامہ نگار) بزم اصلاح معاشرہ کمہار پورہ لاہور کے زیر اہتمام پہلا سالانہ اجلاس زیر سرپرستی چوہدری محمد بشیر ممبر یونین کونسل وارڈ نمبر ۱۳ بیادگار شہادت حضرت امام حسین ﷺ مورخہ ۶ جون ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامعہ مسجد کمہار پورہ بازار میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مولانا صوفی غلام حسین گوجرہ والے شہادت امام حسین ﷺ کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ اجلاس کا پروگرام حسب ذیل یہ ہوگا۔ تلاوت قاری غلام رسول نعت صوفی ولایت حسین علی صابری تقریر مولانا غلام حسین گوجرہ۔

مجلس حسن قرأت

(مشرق نیوز سروس) سلامت پورہ لاہور میں کل غازی محمد اسحاق شہید کے سالانہ عرس کے موقع پر مولانا شبیر احمد شجاع آبادی نے فضائل قرآن مجید پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان قوم کی سربلندی قرآن سے وابستگی میں مضمر ہے مسلمانوں کو قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ اس موقع پر ریڈیو پاکستان کے قاری غلام رسول کی زیر صدارت مجلس حسن قرأت بھی منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل قاریوں نے حصہ لیا۔

قاری منظور احمد نعیمی، قاری ریاض محمود، قاری واحد بخش، قاری دیدار شاہ، قاری محمد عارف، قاری اکبر علی، قاری شکیل احمد، قاری محمد حسن، قاری محمد دین نعیمی، قاری منیر احمد، قاری غلام محمد چشتی، قاری محمد اکرم، قاری شوکت حسین، قاری غلام صابر، قاری خالد جاوید، اور قاری محمد سعید۔

حواشی

مشہور مسلم لیگی لیڈر مرزا ابوالحسن اصفہانی نے لکھا ہے کہ علمائے دیوبند نے مسلم لیگ کی حمایت کرنے کے عوض مبلغ پچاس ہزار روپے مانگے تھے لیکن اس وقت مسلم لیگ کے صندوقچے میں پچاس تانبے کے سکے بھی نہ تھے، اس لئے ان کا یہ مطالبہ پورا نہ ہوا اور وہ ہندو کانگریس میں شامل ہو گئے جو ان کے مالی تقاضے پورے کر سکتی تھی۔

(M.A.H. Ispahani: Quaid-e-Azam As I knew Him Elite Publishers limited Karachi 1976 page 19-20)

2 حسین احمد دیوبندی، مولوی: الشہاب الثاقب، کتب خانہ اعزازیہ دیوبند 57

3 ہفت روزہ خدام الدین لاہور 28 جون 1974ء ص 7

4 عزیز الحسن، خواجہ: اشرف السوانح حصہ سوم، ایم ثناء اللہ خان اینڈ سنز لاہور 1960ء ص 14۔

5 ماہنامہ الرشد چکوال دسمبر 1979 ص 22

6 بطور مثال دیکھے: محمد کمال، رائے: غازی علم الدین شہید، ادارہ فکر و نطق گوجرانوالہ 973ء

7 جو عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی مریم کو کنواری مانتے ہیں، ان کے مخالفین انہیں بنیاد پرست کہتے تھے لیکن اب یہودیوں اور عیسائیوں نے سچے مسلمانوں کو بنیاد پرست (FUNDMENTALIST) کہنا شروع کر دیا ہے تاکہ انہیں مسلمان حکمرانوں کے ہاتھوں مروایا جائے (تفصیل کے لئے دیکھیے حضرت مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی کا انٹرویو مشمولہ پندرہ روزہ ندائے اہلسنت لاہور 15 تا 31 جولائی 1993 ص 7)

8 حضرت خواجہ محمد قاسم المشہور باباجی صاحب موہڑوی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ نقشبندیہ کے ان بلند پایہ عہد آفرین بزرگ راہنماؤں سے ہیں جنہوں نے اپنی روحانی و علمی اور

اخلاقی قوت سے دلوں اور ذہنوں میں انقلاب برپا کیا اور جادہ حق سے بھٹکے ہوئے کاروانِ انسانیت کو اسلامی قدروں سے شناسا کر کے اسے شاہراہ مستقیم پر گامزن کیا، جن کی قرآن وسنت کے احکام وارشادات میں ڈھلی ہوئی شخصیت تابندہ ودرخشندہ سیرت ہمیشہ گم گشتگانِ بادیہ ضلالت کی راہنمائی کرتی رہی ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیے ریاض احمد صمدانی: حیات محی الدین غزنوی، مکتبہ مجددیہ گوجرانوالہ ص 26 تا 32)

9 حضور غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

کہ اگر کسی کو نبی کریم ﷺ کے زیارت کا شوق ہو تو وہ دوشنبہ کے رات کو پاک صاف ہو کر لباس پہنے، خوشبو لگائے اور نماز عشا کے بعد پوری یکسوئی سے مدینہ منورہ کی طرف توجہ کرے اور صدقِ دل سے بارگاہ الٰہی میں التجا کرے کہ اسے سرور کونین ﷺ کے جمال اقدس کی زیارت نصیب کرے، اس کے ساتھ ہی نہایت سوز ودردمندی کے ساتھ یہ درود شریف پڑھے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ، اَللّٰھم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضَاہُ

اس کے بعد سو جائے، انشاء اللہ خواب میں حضور رسول مقبول ﷺ کی زیارت نصیب ہو گی (طالب ہاشمی: سیدنا غوث اعظم، شعاع ادب لاہور ص 300-301)

10 خلیل احمد انبٹھوی، مولوی: عقائد علمائے دیوبند، محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص 14-15

11 اسماعیل دہلوی، مولوی: صراط مستقیم (اردو ترجمہ مولوی محمد اکرم) اسلامی اکیڈمی لاہور ص 221۔

12 ا۔ محمد طیب، قاری: عالم برزخ، ادارہ اسلامیات لاہور 1978ء ص 24

ب۔ ماہنامہ الفرید ساہیوال اکتوبر 1977ء ص 33

ج۔ محمد عثمان غنی: ملفوظات طیبات، انجمن خدام الدین لاہور ص 112

د۔ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ذیقعدہ 1390ھ ص 12

13ا۔ غلام سرور قادری، مفتی: حدیقۃ الاولیاء اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور 1976ء

ب۔ غلام دستگیر نامی، پیر: بزرگانِ لاہور، نوری بکڈپو لاہور 1981ء

ج۔ محمد دین کلیم قادری: مدینۃ الاولیاء، اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور

د۔ محمد وارث کامل: تذکرہ اولیائے لاہور، مکتبہ ماحول کراچی 1923ء

14 روزنامہ نوائے وقت لاہور 25۔اپریل 1997ء

15 التوبہ: 111

16 النساء: 74

17 البقرہ: 154

18 عماد الدین ابن کثیر، امام: تفسیر ابن کثیر پارہ دوم، نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب کراچی ص 77۔

19 خلیل احمد حامدی: جہاد اسلامی، اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ لاہور، 1970ء ص 32

20 عماد الدین ابن کثیر، امام: تفسیر ابن کثیر پارہ دوم، نور محمد اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب کراچی ص 20

21 محی الدین ابوزکریا بن شرف النووی، امام: ریاض الصالحین جلد دوم، نعمانی کتب خانہ لاہور 1977ء ص 71

22 اسماعیل الحقی، شیخ: تفسیر روح البیان پارہ چہارم (مترجم اردو)، مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور ص 119

23 عماد الدین ابن کثیر، امام: تفسیر ابن کثیر پارہ پنجم، نور محمد اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب کراچی ص 76

24 محی الدین ابوزکریا بن شرف النووی، امام: ریاض الصالحین جلد دوم، نعمانی

کتب خانہ لاہور 1977ء ص 170

25 رئیس احمد جعفری: قائداعظم اور ان کا عہد، مقبول اکیڈمی لاہور 1966ء ص 223

26 ہفت روزہ شہاب لاہور 3 مئی 1964ء ص 17

27 محمد صادق قصوری: جعفرانِ ایں زماں، خدام اہلسنت بزم رضا گوجرانوالہ 1408ھ

28 ماہنامہ حقیقت اسلام لاہور جون 1937ء ص 3-4

29 ماہنامہ تہذیب الاخلاق لاہور اکتوبر 1997ء ص 31

30 محمد جلال الدین قادری، مولانا: محدث اعظم پاکستان جلد دوم، مکتبہ قادریہ لاہور 1989ء ص 13۔

31 ہفت روزہ افریشیا لاہور 4 تا 10 نومبر 1977ء ص 21

32 امداد اللہ مہاجر مکی، حاجی: شمائم امدادیہ، مدنی کتب خانہ ملتان 1405ء ص 61

33 غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات لکھتے وقت درج ذیل ماخذ پیش نظر تھے۔

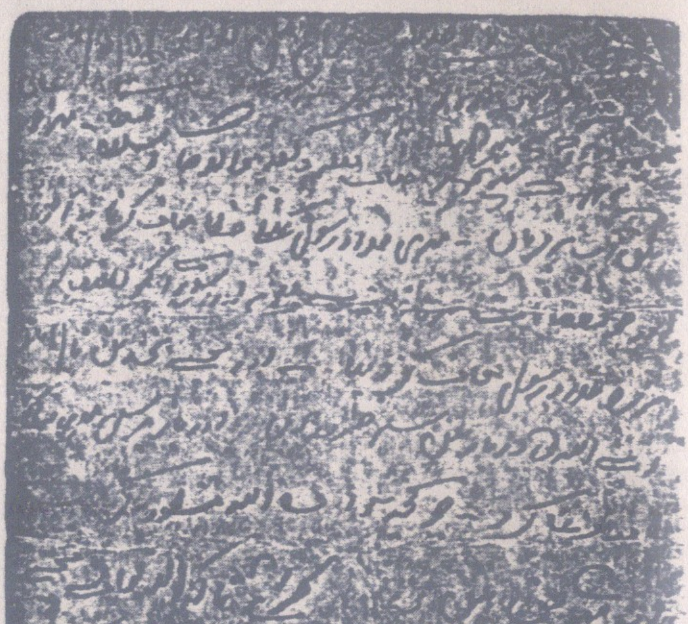
ا۔ عابد نظامی، خواجہ ڈاکٹر: غازی محمد اسحاق شہید: روزنامہ نوائے وقت لاہور 25 اپریل

ب۔ شمس الحق، خطیب چونیاں: غازی محمد اسحاق شہید۔ غیر مطبوعہ

ج۔ اللہ دتہ ظفر، ماسٹر: غازی محمد اسحاق شہید، روزنامہ مشرق لاہور 2 اپریل 1987

د۔ محمد مختار احمد گجراتی، مفتی: غازی محمد اسحاق شہید (1) ماہنامہ ضیائے حرم لاہور اپریل 1987 (2) روزنامہ آفاق لاہور 15 مئی 1979ء

ہ۔ محمد عبداللہ، قاری: قاری غلام رسول کے بھائی غازی محمد اسحاق شہید ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ اپریل۔ 1987ء



یہ خط غازی اسحاق شہید رحمتہ اللہ علیہ نے پھانسی کی کوٹھڑی سے تحریر کیا۔



یہ خط غازی اسحاق شہید رحمۃ اللہ علیہ نے پھانسی کی کوٹھڑی سے تحریر کیا۔



سلامت پورہ لاہور میں غازی اسحاق شہید کا عُرس منایا گیا۔ تصویر میں مزار پر فاتحہ خوانی کی جا رہی ہے

روزنامہ کوہستان 3 جون 1964



15اپریل 1972ء۔37واں سالانہ عرس قاری غلام رسول اور صاحبزادہ سید افتخار الحسن
لائلپوری خطاب کررہے ہیں۔



13اپریل 1976 قاری غلام رسول اور شیخ محمد اصغر MPA خطاب کررہے ہیں۔

لاہور اور ملتان سے بیک وقت شائع ہونے والا اردو روزنامہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۔ ۵۲۹۳

امروز

لاہور
پاکستان

منگل ۶ ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ ۷ اگست ۱۹۸۴ء ۲۳ ساون ۲۰۴۱ ب

جلد ۳۸ نمبر ۱۴۹ ٹیلی فون ۳۲۰۲۷۱ تا ۳۲۰۲۷۵ قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے



مجلس تجوید و قرأت کے زیر اہتمام مدرسہ تعلیم القرآن قاری محمد اسحٰق شہید و حاجی محمد حسین رحمۃ اللہ علیہما سلامت پورہ کے تعلیمی سال کے اختتام کے موقع پر مدرسے کے مہتمم قاری غلام رسول صاحب قرآن پاک کی تعلیم کی اہمیت پر تقریر کر رہے ہیں۔

روزنامہ مشرق لاہور (۵) ۱۷ ستمبر ۱۹۸۴ء



مدرسہ محمد اسحاق شہید سلامت پورہ میں دو طلباء کے قرآن کریم حفظ کرنے کے سلسلہ میں تقریب سے قاری غلام رسول قاری عبدالغفار اور دیگر مقررین خطاب کر رہے ہیں۔



دربار غازی محمد اسحاق شہید و حاجی محمد حسین رحمتہ اللہ علیہما سلامت پورہ لاہور



قاری غلام رسول قاری یونس، قاری احمد خان اور مولانا میر احمد مدنی چادر چڑھانے کے بعد دعا مانگ رہے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ل۔ ۵۲۹۳

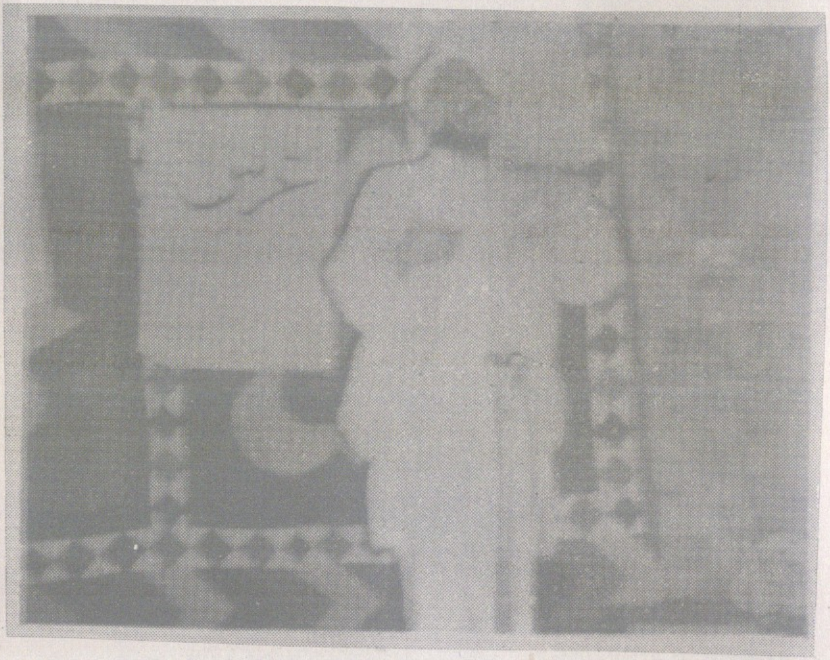
امروز

لاہور
پاکستان

پیر ۶ شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ

۶ اپریل ۱۹۸۷ء

۲۴ چیت ۲۰۴۳ ب



مولانا خدا بخش اظہر شجاع آبادی خطاب کر رہے ہیں۔





دارالقرآن کینیڈا میں منعقدہ تقریب مقابلہ اذان میں 12 سال سے لیکر 15 سال تک کے بچے اذان دے رہے ہیں

سٹیج پر منصف مقابلہ اذان زینت القراء حضرت مولانا قاری غلام رسول تشریف فرما ہیں



قاری غلام رسول صاحب کینڈا میں دوستوں کے ہمراہ۔





مولانا قاری غلام رسول صاحب جامعہ تجوید القرآن میں فارغ ہونے والے قراء کو اسناد دے رہے ہیں۔





دارالقرآن کینیڈا کے زیر اہتمام انٹرنیشنل عرس غوثِ اعظم کے موقع پر قاری غلام رسول اور دیگر نعت خوان ہدیہ نعت پیش کر رہے ہیں



ٹورنٹو کینیڈا میں انٹرنیشنل میلاد النبی ﷺ کانفرنس کے بانی زینت القراء مولانا قاری غلام رسول
پہلی میلاد النبی ﷺ کانفرنس کا افتتاح تلاوت کلام پاک سے کر رہے ہیں۔



ص75:۔ دارالقرآن نیو گارڈن ٹاؤن لاہور کے مشرقی اور شمالی صحن کا منظر۔

عظیم الشان
اِستقبالیہ

بتاریخ

16 مارچ 2003ء
بروز اتوار

بوقت
نمازِ عصر
تا مغرب

محفلِ اِستقبالیہ

محترم ______________ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سفیرِ قرآن زینت القراء حضرت مولانا قاری **غلام رسول** صاحب بانی مدرسہ تعلیم القرآن

دربار غازی محمد اسحٰق شہید و الحاج محمد حسین خلیفہ مجاز میراولیاء حضرت باباجی محمد قاسم موہڑوی رحمۃ اللہ علیہم کے عالمی قرآنی دورے سے واپسی پر آپ کے اعزاز میں اہالیانِ علاقہ اور مدرسہ کی طرف سے مورخہ 16 مارچ 2003ء بروز اتوار بمقام مدرسہ تعلیم القرآن بوقت بعد نمازِ عصر تا مغرب پُرمسرت استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔

اس موقع پر علماء کے خطاب کے علاوہ حضرت قاری صاحب ملک اور بیرونِ ملک انجمن فروغِ تجوید و قرأت کے زیرِ انتظام قرآنی خدمات پر روشنی ڈالیں گے جو یقیناً فیض ہے غازی محمد اسحٰق شہید اور حاجی محمد حسین رحمۃ اللہ علیہما کا۔

آپ کی تشریف آوری ہمارے لیے باعثِ صد افتخار ہوگی۔

پروگرام: مہمانِ خصوصی: جناب حاجی محمد یونس صاحب

زیرِ نگرانی: جناب قاری محمد مدثر رسول صاحب ناظم اعلیٰ دار القرآن نیو گارڈن ٹاؤن لاہور

تلاوت: حافظ گل باز صاحب مدرس مدرسہ ہذا۔ نعت: قاری محمد اعجاز صاحب نعت خواں ریڈیو پاکستان لاہور

خطاب: حضرت علامہ حافظ محمد عابد جلالی صاحب جامعہ جلالیہ مومن پورہ لاہور

خصوصی خطاب: سفیرِ قرآن زینت القراء حضرت مولانا قاری غلام رسول صاحب

الداعی: (حافظ قاری) محمد صادق قاری ریڈیو پاکستان، مدرس مدرسہ تعلیم القرآن دربار غازی محمد اسحٰق شہید و حاجی محمد حسین رحمۃ اللہ علیہما امام و خطیب مشرقی جامع مسجد سلامت پورہ۔ لاہور۔

حضرت غازی محمد اسحٰق شہید کا اڑسٹھواں

اور حضرت حاجی محمد حسین خلیفہ مجاز حضرت میرا ولیاء باباجی محمد قاسم موہڑوی کا ۳۵ واں

سالانہ عرس مبارک اور تقسیمِ اسناد

29 مارچ 2003ء بروز ہفتہ کو ہوگا

زینت القراء حضرت قاری غلام رسول کی عالمی دورہ سے واپسی

سفیر قرآن زینت القرء حضرت مولنا قاری غلام رسول صاحب اپنے پونے دو سال کے عالمی قرآنی کامیاب دورے سے راپس پاکستان پہنچ گئے ہیں۔ اسی دوران آپ نے کینیڈا میں مقیم مسلمانوں کے تعاون سے (دو کروڑ انتیس لاکھ) کی خطیر رقم کی لاگت سے عظیم الشان دار القرآن کنیڈا قائم کیا ہے۔ یہ عظیم الشان عمارت جس کے ساتھ دس 10 کنال کا وسیع رقبہ بھی ہے۔ جس پر انشاء اللہ العزیز مسجد نبوی کی طرز پر شاندار ''مسجد شہداءِ بدر'' تعمیر ہوگی۔ اس وقت دار القرآن کنیڈا میں پانچ وقت نمازیں، جمعہ، ماہانہ تقریب گیارہویں شریف کے علاوہ ہر دینی تقریب کے ساتھ ساتھ قاری کلاس جس میں حفظِ قرآن اور تجوید وقرأت مع ترجمہ قرآن بفضلہٖ تعالیٰ جاری ہے۔ جس میں مسلم (طلباء وطالبات) کے ساتھ ساتھ غیر مسلم بھی استفادہ کرر ہے ہیں۔ حضرت مولنا قاری غلام رسول صاحب ساٹھ برس سے قرآن کریم کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ حکومتِ پاکستان نے آپ کو ریڈیو پاکستان اور ٹیلیویژن پاکستان کا لائف اچیومنٹ ایوارڈ مدتوں پہلے دیا ہوا ہے۔ آپ نے پاکستان میں چار ادارے تجوید وقرأت کے قائم کئے جس میں ہر سال سینکڑوں حفاظ وحافظات، قراء، قاریات زیورِ تعلیم سے مزین ہو کر ملک اور بیرونِ ملک قرآنی خدمات میں مصروف کار ہیں۔

اس طرح انگلینڈ میں آپ نے ادارہ صوت القرآن بھی قائم کیا ہے۔

قاری غلام رسول صاحب کی آواز میں مکمل قرآن اور کیسٹیں

1۔ مکمل قرآن پاک مع اردو ترجمہ 75 کیسٹ

2۔ مکمل قرآن پاک مع اُردو ترجمہ کنز الایمان 45 کیسٹ

3۔ مکمل قرآن پاک بغیر ترجمہ 30 کیسٹ

4۔ مکمل قرآن پاک مع انگلش ترجمہ برطانیہ میں

5۔ مکمل قرآنِ پاک ویڈیو 15 ویڈیو کیسٹ

6۔ سُورہ الرحمٰن سورہ یوسف ایک کیسٹ شالیمار

7۔ محفل میلاد النبی ﷺ شالیمار

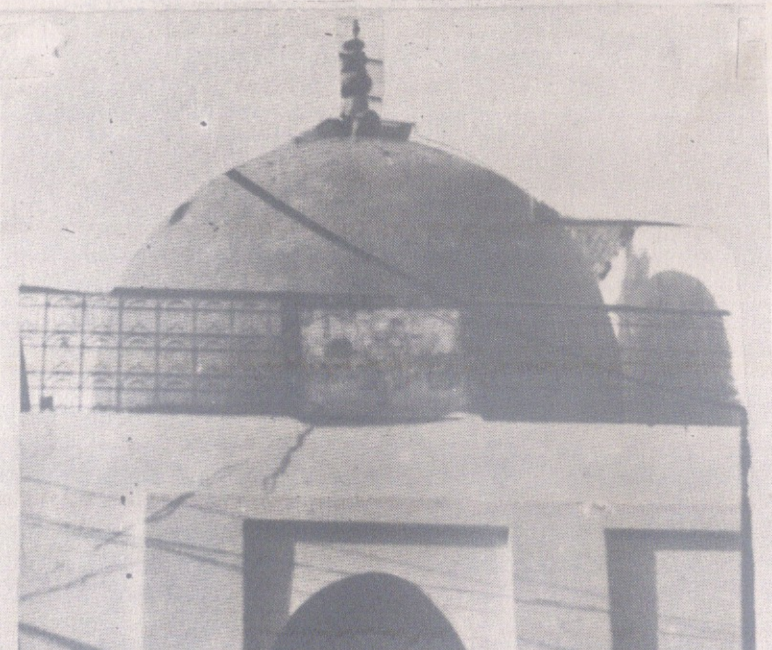
8۔ عارفانہ کلام میاں محمد بخش صاحب رحمتہ اللہ علیہ شالیمار

9۔ شاہنامہ اسلام۔ جنگ بدر

10۔ شاہنامہ اسلام میلادِ پاک

11۔ کلام اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ ٹپ ٹاپ لاہور

12۔ محفلِ میلاد ٹپ ٹاپ لاہور



دربار غازی محمد اسحاق شہید سلامت پورہ لاہور